

# نذر اٹے خلافت

ہفت روزہ

لاہور

41

تنظيم اسلامی کا پیغام  
خلافت راشدہ کا نظام

سلسل اشاعت کا  
31 وال سال

## تنظیم اسلامی کا ترجمان

28 ربیع الاول تا 5 ربیع الثانی 1444ھ / 25 تا 31 اکتوبر 2022ء

### نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی اسوہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل اور خصوصی اسوہ کون سا ہے؟ یہ اسوہ حسنہ آپ کا وہ صبر و ثبات اللہ کے دین کے لیے سرفوشی اور جان فشاری ہے جو ہمیں غرہڈہ احزاب میں نظر آتی ہے۔ آپ کا یہ حال تھا کہ آپ اپنے جان غاروں کے شانہ بشانہ اور قدم بعدم بقدم ہی نہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر ہر مشقت میں شریک تھے۔ کوئی تکالیف ایسی نہ تھی جو دوسروں نے اٹھائی ہوا اور آپ نے نہ اٹھائی ہو۔

نبی تھا کہ کہیں زرنگ رخیمہ علیحدہ لگادیا گیا ہو اور قالین بچھادیئے گئے ہوں اور وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمائے ہوں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم ہی خندق کھونے کے لیے کہاں چلا رہے ہوں۔ بلکہ معاملہ یہ تھا کہ خندق کھونے والوں میں آپ بھی شامل تھے۔ کہاں چلاتے ہوئے صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم لا عینش الا عینش الآخرة اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ آواز میں آواز ملا کر فرماتے: فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔ سردی اور بھوک کی تکالیف اٹھانے میں بھی آپ برابر کے شریک تھے..... بھوک اور نقاہت سے کہیں کمرد ہری نہ ہو جائے اس خیال سے صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹوں پر پتھر باندھ رکھے تھے۔ ایک صحابیؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیٹ پر بندھا ہوا پتھر دکھایا تو سرور عالم، محبوب رب العالمین، خاتم النبیین والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا گرتہ اٹھایا تو صحابیؓ نے دیکھا کہ آپ کے شکم مبارک پر دو پتھر بندھے ہیں۔

محاصرے کے دوران آپ ہر وقت خندق میں موجود ہے اور جس طرح صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم تکان سے چور ہو کر پتھر کا تکیہ بنائے کر تھوڑی دیر کے لیے آرام کی خاطر لیٹ جاتے تھے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں کھلی زمین پر کچھ دیر کے لیے پتھر پر سر رکھ کر آرام فرمایا کرتے تھے۔ نبی تھا کہ آپ نے استراحت کے لیے اپنے واسطے کوئی خصوصی اہتمام فرمایا ہو۔ بنی قریظہ کی غداری کے بعد جس خطرے میں سب مسلمانوں کے اہل و عیال مبتلا تھے، اُسی سے آپ کے اہل خانہ دوچار تھے۔ اپنے لیے یا اپنے اہل و عیال کے لیے آپ نے خفاظت کا کوئی خصوصی انتظام نہیں کیا تھا۔ یہ ہے اصل صورت واقعہ اور صورتِ حال جس کے تنازع میں فرمایا گیا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ...﴾ (الاحزاب: 21) ”تمہارے لیے اللہ کے رسولؐ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔“

ڈاکٹر اسرار احمد

### اپنے شمارے میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، شرطِ ایمان

امیر سے ملاقات (8)

شرم تم کو مگر نہیں آتی

تنظيم اسلامی کی دعویٰ و تربیتی سرگرمیاں

گونج گرج

روں یوکرین جنگ: کیا آرمیگاڈن کا...



آیات: 99 تا 104

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُورَةُ الشَّعْرَاءَ

وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ۝ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعٍ ۝ لَوْلَا صَدِيقٌ حَمِيمٌ ۝  
فَلَوْلَا أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِيْلَةً ۝ وَمَا كَانَ  
أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝

آیت: ۹۹ «وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ۝» ”اور نہیں گمراہ کیا ہمیں لیکن ان مجرموں نے۔“

آیت: ۱۰۰ «فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعٍ ۝» ”توب بیہاں ہمارے لیے کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہے۔“

آیت: ۱۰۱ «لَوْلَا صَدِيقٌ حَمِيمٌ ۝» ”اور نہ کوئی مخلص دوست۔“

آیت: ۱۰۲ «فَلَوْلَا أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝» ”تو اگر ہمیں ایک مرتبہ لوٹنا نصیب ہو جائے تو ہم مومن بن جائیں گے۔“

آیت: ۱۰۳ «إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِيْلَةً ۝ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝» ”یقیناً اس میں ایک بڑی نشانی ہے۔ لیکن ان کی اکثریت ایمان لانے والی نہیں ہے۔“

آیت: ۱۰۴ «وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝» ”اور یقیناً آپ کارب بہت زبردست نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

## بعض تحف سود بن جاتے ہیں؟

رس  
حدیث

عَنْ أَبْوَأَمَامَةَ الْبَاهْلِيِّ ثَنَّى أَنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ شَفَعَ لِأَخِيهِ بِشَفَاعَةٍ فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهَا فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَّا)) (رواہ ابو داؤد)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے ”بھائی“ کے لیے سفارش کی، بھائی نے سفارش کرنے پر اسے کوئی تحفہ دیا اور اس نے قبول کیا تو وہ سود کے ایک بڑے دروازے میں داخل ہوا۔“

**تشریح:** اس حدیث پاک سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عہدے پر فائز ہونے کی وجہ سے تحالف وصول کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ کیونکہ کسی عہدہ پر متمکن شخص کو تحالف کی صورت میں رشوت دے کر لوگ غلط کام کرواتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے عمال اور افسران کو دوران حکومت یا دوران خدمات ہدیہ وصول کرنے پر تنبیہہ فرمائی ہے اور یہ تحفے بعض دفعہ سود بن جاتے ہیں۔ لہذا اس سے پچنا چاہیے۔

## شرم تم کو مگر نہیں آتی

ریاست ہائے متحده امریکہ کے صدر جو باہیڈن نے 13 اکتوبر کو ڈیموکریٹک کانگریشن کمپنی کمیٹی لاس اینجلس کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جہاں چین اور روس جیسے حریف ممالک کو بے نقطہ سنائیں وہاں اپنے پرانے حلیف اسلامی جمہوریہ پاکستان پر بھی غصہ نکالا اور اسے ایک ایسا ملک قرار دیا جس کے ایٹھی اثاثے بے ربط ہیں اور وہ دنیا کے خطرناک ترین ممالک میں سے ہے۔ ایٹھی اثاثوں کی حفاظت کے حوالے سے جو باہیڈن اگر اپنے گریبان میں منہ ڈال لیتے تو انہیں کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہ پڑتی ویسے تو امریکہ کبھی بھی شرم کھانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا چاہے شمالی دیت نام میں درگت بنے، چاہے بے سرو سامان افغان طالبان اُسے ذلیل ورسا کر کے افغانستان سے نکال دیں یا عراق میں W.M.D کے حوالے سے سفید جھوٹ بولتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا جائے۔ پھر گوانٹانامو بے میں جنگی قیدیوں سے غیر انسانی سلوک کا معاملہ ہو یا ابو غریب جیل میں قیدیوں سے درندگی کا مظاہرہ ہو امریکہ چونکہ سپریم پاور آف دی ولڈ ہے لہذا شرمندگی اُس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتی۔ اس سب کچھ کے باوجود ہم اپنی صحافتی ذمہ داری سمجھتے ہیں کہ قارئین ندانے خلافت کو بتا دیں کہ ایٹھی اثاثہ جات کے غیر محفوظ ہونے کا جو طعنہ امریکی صدر جو باہیڈن نے پاکستان کو مارا ہے اُس حوالے سے امریکہ کی اپنی پوزیشن کیا ہے۔ امریکہ دنیا کا واحد ملک ہے جس نے ناگاساکی اور ہیروشیما پر ایٹھی حملہ کر کے ہنستے بستے شہروں کو آگ کے گولوں میں تبدیل کر دیا، ایک دنیا جل کر راکھ ہو گئی، انسانوں کی کھال اُن کے بدن سے اتر گئی، حاملہ عورتوں نے مفلوج بچے جنمے اور موتیں انسانی نسل پر اُس کے اثرات ختم نہ ہو سکے۔ یہ ایتم گردی امریکہ کے سوا کسی دوسرے ملک نے آج تک نہیں کی۔ یہ تو وہ وحشیانہ عمل تھا جو امریکہ نے سر عام کیا۔ اب آجائیے اس بات کی طرف کہ امریکہ کی ایٹھی اثاثہ جات کے حوالے سے حفاظت کتنی موثر اور قابل اعتماد ہے۔

1950ء سے لے کر 1968ء تک امریکہ کے 19 ایٹھی وار ہیڈ لاپتہ ہوئے۔ یاد رہے یہ امریکہ سوویت یونین سرد جنگ کا دور تھا۔ اگر آپ وائٹ ہاؤس کی 2010ء کی سٹڈی آن از جی ایکسٹنڈش پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ کم از کم چھپن (56) حادثات موصوف کے اپنے ملک میں ہوئے ہیں۔ امریکی صدر سے پوچھا جانا چاہیے کہ 14 فروری 1950ء کے اُس حادثے کا جواب دہ کون ہے جب امریکی Convair B-36B سیریل نمبر 44-92075 برٹش کولمبیا میں کریش ہوا جسے 7th Bombardment Wing Carswell Air Force Base کی کمانڈ میں دیا گیا تھا۔ امریکہ کے نیو کلیئر اثاثوں کے غیر محفوظ ہونے کی اور بہت سی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ بہر حال ہم اس کے علاوہ کیا کہہ سکتے ہیں کہ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔ اب اس حوالے سے اُس بھارت کا قصہ سن لیں جو امریکہ کا بڑا لڑاکا ہے۔ 7 جولائی 2018ء کو بھارت کے شہر کلکتہ سے پانچ بھارتی شہری گرفتار ہوئے جن کے قبضہ سے ایک کلو یورینیم برآمد ہوا۔ 12 مارچ 2021ء کو نیپالی پولیس نے ایک جگہ چھاپا مارا تو وہاں سے ڈھانی کلو

## نداۓ خلافت

خلافت گی بنا اور دنیا میں ہو پھر استوار  
لاکھیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا قلب وجہ

تبلیغی اسلامی تحریک انصاف خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد روزہ

28 ربیع الاول 5 ربیع الثانی 1444ھ جلد 31  
25 ستمبر 2022ء شمارہ 41

مدیر مسٹر حافظ عاکف سعید

مدیر ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون فرید اللہ مرود

نگران طباعت: شیخ حیم الدین  
پبلیشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری  
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

"دارالاسلام" ملکان روڈ چونک لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800  
فون: 042-35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام اشاعت: 36-کے ماذل ٹاؤن، لاہور۔ 54700

فون: 035869501-03، 35834000، nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون

اندرونی ملک ..... 800 روپے

بیرونی پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)

انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)

ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن کے عنوان سے ارسال

کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء  
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

پوری تینیم برآمد ہوا۔ گرفتار ہونے والوں میں ایک عورت بھی شامل تھی جس نے بتایا کہ اُس کا سر بیس سال سے بھارت کے ایک ایٹھی مرکز میں کام کر رہا ہے۔ الزام لگانے والے امریکہ اور خوش ہونے والے بھارت کا تو یہ حال ہے جبکہ پاکستان کا معاملہ یہ ہے کہ اپنے جو ہری اشائوں کی سکیورٹی کے لیے نظام اس قدر مربوط اور فول پروف ہے کہ پاکستان نے چھپیں (25) ہزار کے قریب انتہائی تربیت یافتہ اور چاق و چوبند فوجی نفری ایٹھی اشائوں کی ہمہ وقت سخت ترین حفاظت کے لیے مامور کی ہوئی ہے۔ بہر حال حفاظت تو اللہ کرنے والا ہے لیکن ریکارڈ یہ ظاہر کرتا ہے کہ پاکستان میں آج تک ایٹھی اشائے جات مکمل طور پر محفوظ رہے ہیں۔ اور کبھی کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ الحمد للہ!

پاکستان کے حکمرانوں اور عوام کے سمجھنے والی اصل بات یہ ہے کہ پاکستان کا اصل قصور اُس کا جرم ضعیفی ہے۔ پاکستان اگرچہ سیاسی عدم استحکام کا شکار بھی ہے لیکن اصل مسئلہ معاشی ہے ہم عالمی قوتوں کے مقرض ہیں۔ ہمارے پاس سرکاری ملازمین کو تشوہاد دینے کے لیے پیسے نہیں ہوتے۔ ہم سود ادا کرنے کے لیے قرض لے رہے ہوتے ہیں لہذا ہم آزادانہ فیصلے نہیں کر سکتے لیکن یہاں تھوڑی دیر کے لیے رک کر سوچیے کہ آج تک دنیا میں کتنے ملک ڈیفالٹ ہوئے ہیں پھر بھی دنیا نے اُن کا کیا بگاڑ لیا ہے۔ وہ تو آج بھی چل رہے ہیں لیکن پاکستان کا معاملہ تھوڑا سا مختلف ہے۔ پاکستان صرف جرم ضعیفی ہی کا مرتكب نہیں ہے بلکہ اس کا اس سے بھی بڑا اور بہت بڑا جرم یہ ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور اسلامی مملکت ہوتے ہوئے وہ ایک ایٹھی قوت بننے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ یہ دنیا کو کسی صورت قبول نہیں لہذا یہاں Wolf and the lamb امریکہ کو بھارت کی آنکھ میں شہتیر نظر نہیں آتا لیکن پاکستان کی آنکھ میں تنکا نظر آ رہا ہے۔ آج اگر پاکستان خداخواستہ اسرائیل کو تسلیم کر لے اور خاکم بدہن اپنے ایٹھی اشائے جات سرندر کر دے پھر امریکہ اور اسرائیل کو تو شاید پاکستان سے کوئی مسئلہ نہیں رہے گا۔ یہ بات الگ ہے کہ پاکستان کے ازلی اور ابدی دشمن بھارت کو جب موقع ملے گا وہ پاکستان پر ہاتھ صاف کرنے سے گریز نہیں کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے سرپرست امریکہ کی خفگی کی بھی رتی بھر پرواد نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ایٹھی اشائے جات کو ہمارے تحفظ اور سلامتی کا ذریعہ بنایا ہے ذرا سوچیے تو ہمیں اگر یو کرائیں نے اپنے ایٹھی اشائے سرندر نہ کیے ہوتے تو ہم کرنے کی جرأت کرتا؟

انگریز اور ہندو کی بدترین مخالفت کے باوجود پاکستان کا قیام ایک معجزہ کونا کام بنایا جائے اور اسلام کا جھنڈا دنیا بھر میں لہرائے۔

# LGBT کے حوالے سے تنظیم اسلامی کی مزیدگی کیا ہے؟ ☆ کیا امریکا اس جمینڈر قانون کے منفی اثرات کا نلم ہے؟

☆ کیا امریکا جیلر کو پرموت کرنے کے پچھے کوئی بیرونی سازش ہے؟

☆ کیا وہی سیاسی جماعتیں کو تحریک کر اس قانون کے ظالٹ آڑاں پہنچانے کرنی چاہیے؟

☆ تنظیم اسلامی کا تعلق کس فقہ سے ہے اور یہ کس امام کی تقلید کرتی ہے؟

☆ اگر تنظیم اسلامی کی انگریزی اخلاقی مزیدگی شیعی تنظیم میں شامل ہو چاہیے تو کیا امریکا اس لیبل کا اختلاف گر سکتا ہے؟

## امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے رفقے تنظیم داحباب کے سوالوں کے جوابات

میزبان: آصف حمید

ممبران پارلیمنٹ بھی اس بل کی اصطلاحات کو نہ سمجھتے ہوں۔ اگر ان کو یہ قانون سمجھنہیں آیا تو عوام کو کیا آئے گا؟ اسی لیے ڈمن قوتیں ایسے قوانین ہم پر مسلط کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔ اب یہ قانون تین سال پہلے پاس ہوا لیکن کسی نے اس کے نقصانات کا ذکر تک نہیں کیا۔ اب جب اس پر کھل کر بات ہوئی تب لوگوں کو پتا چلا کہ یہ تو ہماری معاشرتی اقدار کا بیڑا غرق کرنے والا قانون ہے۔ دوسرا طرف یہاں اقليٰ سیکولر طبقہ اس کے حق میں میدان میں ہے کیونکہ وہ ذرائع ابلاغ پر اپنا اثر و رسوخ زیادہ رکھتا ہے۔ اس لیے اس آگاہی کی شدید ضرورت ہے کہ اگر خدا نخواستہ یہ قانون نافذ ہو گیا تو اعداد و شمار ہمارے سامنے ہیں کہ کتنے مردوں نے اپنے آپ کو عورت رجسٹرڈ کروالیا ہے اور کتنی عورتوں نے اپنے آپ کو مرد رجسٹرڈ کروالیا ہے۔ اس سے معاشرے میں جو تباہی پھیلے گی اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ خاص طور پر ہمارے وراثت، پردوے، مخلوط محافل کی روک تھام، ہم جنسی پرستی کے حوالے سے دینی احکامات داؤ پر لگ جائیں گے۔ جب یہ سب کچھ تباہ ہو گیا تو پھر ہم مغربی معاشرت کی سطح پر آجائیں گے۔ 12 فروری 2015ء کو باراک حسین اوباما نے سیٹ آف یونیٹیڈ ریس میں کہا کہ ایک مضبوط گھرانہ ایک مضبوط معاشرے کی ضرورت ہے اور مضبوط معاشرہ امریکہ کی ضرورت ہے۔ خدا کے واسطے شادیاں کرو اور گھر آباد کرو۔ اس سے پہلے بُش کے بھی یہی الفاظ تھے۔ اس سے پہلے کائنٹ نے تو شادیاں نہ کرنے کا نقصان کھلے عام بتایا تھا کہ عقریب ہمارے لوگوں کی آبادی حرامزادوں پر مشتمل ہو گی۔ باقی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد

جماعت اسلامی کے مشتاق صاحب نے آواز بلند کی تو اس کے بعد پیٹی آئی کے محسن عزیز نے بھی اس قانون کے خلاف بات کی ہے۔ اسی طرح دوسری سیاسی جماعتوں کے اراکین کو بھی سوچنا چاہیے کہ اگر ماضی میں اس حوالے سے ان سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو اس کا ازالہ اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ وہ قدرتی معدود (مخت، انٹریکس) افراد کے لیے نیا بل لائیں تو ہم اس کی حمایت کریں گے۔ جہاں تک

**سوال:** LGBT کے حوالے سے تنظیم اسلامی کا موقف کیا ہے اور ٹرانس جینڈر قانون کے خلاف تنظیم آگاہی مہم کب شروع کر رہی ہے؟ (مکان احمد)

### مرتب: ابوابراہیم

تنظیم اسلامی کی طرف سے مہم شروع کرنے کا معاملہ ہے تو تنظیم اسلامی کے پلیٹ فارم سے اندادوسد، فاشی و عریانی جیسے منکرات کے خاتمے اور نکاح کو آسان کرنے، وراثت کی تقسیم جیسے معروفات کے لیے آواز بلند کی جاتی ہے اور اس حوالے سے مختلف مہمات کا اهتمام کیا جاتا ہے کیونکہ یہ مستقل ہمارے کرنے کا کام ہے۔ ٹرانس جینڈر قانون کے خلاف بھی ہم دستیاب ذرائع کے ذریعے کوششیں کر رہے ہیں۔ خطاب جمعہ میں کلام کیا، پرنٹ میڈیا میں پریس ریلیز کو جاری کیا، زمانہ گواہ ہے کا پورا تفصیلی کی تباہی کا معاملہ ہے۔ بہر حال اس قانون کے حوالے سے بحث جاری ہے اور دین کا در در کھنے والے اپنے تینی ترمیمی بل لانے کی کوشش کر رہے ہیں، ان شفقات کو نکالنے کی بات کر رہے ہیں۔ ٹرانس جینڈر کا لفظ اپنی جگہ غلط ہے کیونکہ دین اسلام جنس کی تبدیلی کی اجازت نہیں دیتا۔ ہم کہتے ہیں کہ مخت (انٹریکس) طبقہ کے جائز حقوق کے لیے

**سوال:** کیا عوام کو ٹرانس جینڈر قانون کے منفی اثرات کا علم ہے؟

**امیر تنظیم اسلامی:** چونکہ یہ قانون انگریزی میں تھا تو میرا گمان غالب ہے کہ تقریباً پچاس فیصد

امیر تنظیم اسلامی: لفظ LGBT دراصل ٹرانس جینڈر کے قانون کی طرف ہی اشارہ ہے کیونکہ اس پر آج کل کافی بحث مباحثہ ہو رہا ہے۔ ٹرانس جینڈر کا قانون 2018ء میں پاس ہوا تھا جس میں تبدیلیاں کروانے کے لیے کوششیں ہو رہی ہیں۔ اور یا مقبول جان صاحب نے بھی وفاقی شرعی عدالت میں درخواست دی ہوئی ہے جبکہ سینٹ میں جماعت اسلامی کے مشتاق احمد صاحب نے اس قانون کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ اس کے علاوہ دینی طبقات کی طرف سے بھی مستقل اس پر کلام ہوا ہے۔ سوالیہ نشان یہ ہے کہ اتنی تیزی کے ساتھ یہاں قانون پاس ہو جاتے ہیں کہ قوم کو پتا ہی نہیں لگنے دیا جاتا۔ اس قانون میں اصل جمل یہ ہے کہ مخت (خنثی یا انٹریکس) طبقہ کو سامنے رکھ کر ایسی شفقاتیں شامل کی گئی ہیں کہ جن سے ہم جنس پرستی کا راستہ کھلتا ہے جو کہ خاندانوں کی تباہی کا معاملہ ہے۔ بہر حال اس قانون کے حوالے سے بحث جاری ہے اور دین کا در در کھنے والے اپنے تینی ترمیمی بل لانے کی کوشش کر رہے ہیں، ان شفقات کو نکالنے کی بات کر رہے ہیں۔ ٹرانس جینڈر کا لفظ اپنی جگہ غلط ہے کیونکہ دین اسلام جنس کی تبدیلی کی اجازت نہیں دیتا۔ ہم کہتے ہیں کہ مخت (انٹریکس) طبقہ کے جائز حقوق کے لیے قانون سازی ہونی چاہیے لیکن اس کی آڑ میں مرد یا عورت کے لیے ہم جنس پرستی کا راستہ کھولنا کسی صورت قابل قبول نہیں ہے۔ اس حوالے سے اچھی بات یہ ہے کہ جب

یہی وہ جو نیکی ہوتا ہے لیکن دوسرا اس کو کچھ اور قرار دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد اور دیگر بزرگ اہل علم حضرات نے کہا کہ ہمارا اتفاق منکرات پر ہو سکتا ہے کیونکہ منکرات کے منکر ہونے پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ہم نے کہا: حاکیت اللہ کی ہو، کتاب و سنت کی بالادستی ہو اگر اس کے بر عکس کچھ ہو رہا ہے تو وہ سب سے بڑا منکر ہو گا جس کے خلاف ہمیں کھڑا ہونا چاہیے۔ سود، ٹرانجینڈر قانون، شراب، جوا اور دوسرے منکرات کی بات کر لیں اس پر کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد منہج انقلاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ انقلاب کی روشنی میں جب غلبہ دین کے لیے تحریک کے برپا کرنے کے حوالے سے کلام کرتے تھے تو فرماتے تھے کہ کسی بڑے منکر کے خاتمے کامطالہ لے کر ہم تحریک کو برپا کرنے کی کوشش کریں گے کیونکہ معروف پر ہمارا اشتراک ہونا مشکل ہے، منکرات کے بارے میں اختلاف نہیں ہوتا۔ اس انداز سے بھی ہمیں سوچنے کی ضرورت ہے۔

**سوال:** اگر تنظیم اسلامی کی فکر سے اختلاف ہو تو پھر بھی تنظیم میں شامل ہونا چاہیے؟ ایک آدمی تنظیم میں شامل ہو کر کس لیوں کا اختلاف کر سکتا ہے؟ (سید عمر بن ماجد)

**امیر تنظیم اسلامی:** اگر کوئی بندہ تنظیم اسلامی میں شامل ہونا چاہتا ہے تو چند ایک بنیادی باتیں جاننا ضروری ہیں۔ مثلاً

- 1۔ ہمارے عقائد اہل سنت والجماعت والے ہیں جس میں احناف اور اہل حدیث بھی شامل ہیں۔
- 2۔ تنظیم اسلامی کی فکر سے اتفاق ہونا لازمی ہے اور فکر میں یہ بھی ہے کہ ہمارا دین صرف انفرادی زندگی نہیں بلکہ اجتماعی زندگی کے تمام گوشوں کے لیے راہنمائی دیتا ہے۔ پھر دینی فرائض ہیں کہ ہم خود اللہ کی بندگی کی کوشش کریں اور اس بندگی کی دعوت دوسروں کو دیں اور پھر اللہ کی بندگی پر مبنی نظام کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔

- 3۔ اس کام کے لیے جماعت ضروری ہے اور جماعت ایسی جوبیعت کی بنیاد پر ہو جس کے لیے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلاف کی پوری تاریخ شاہد ہے۔

تنظیم اسلامی کے بنیادی فکر اور طریقہ کار سے اتفاق ہونا لازمی ہے۔ ہمارے ہاں طے شدہ معاملہ ہے کہ ہم منہج انقلاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے رکھ کر حقیقی الامکان اس کی پیروی کی کوشش کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدوجہد جاری تھی تو اس کے دوران قتال کا بھی حکم

اتحاد میں ہے جنہوں نے اس قانون کو وفاقی شرعی عدالت میں پیش کیا ہے لیکن وہاں اگر اس کو کا عدم کر دیا گیا تو پھر سپریم کورٹ میں اپیل ہو جائے گی اور معاملہ لنگر آن ہو جائے گا۔ جس طرح سود کا معاملہ تیس سال سے لنگر آن رہا ہے۔ ہم جمیعت علماء اسلام کو مشورہ دیں گے کہ وہ اس بل کو پارلیمنٹ میں پیش کریں اور سادہ اکثریت سے خارج کروائیں اور پھر نیاتی میں بل منظور کروائیں۔ یہ اقدام ان کے لیے سجدہ سہوکی مانند ہو گا۔ پھر ہمارے عوام بھی مسلمان ہیں، اگر ان پر سود کے دھنڈے مسلط کر کے ان کی نسلوں کو مقروض بنادیا گیا تو ان کو میدان میں آنا چاہیے۔ اسی طرح دجالی تہذیب اور سوشنل انجینئرنگ کے ذریعے اگر ہم پر ایسے قوانین مسلط کیے جا رہے ہیں جو ہمارے خاندانوں اور نسلوں کو بر باد کر دیں گے تو پھر عوام کی بھی ذمہ داری بتی ہے کہ وہ بھی اپنی اپنی سطح پر آواز بلند کریں۔

**سوال:** کیا دینی سیاسی جماعتوں کو متحد ہو کر اس قانون کے خلاف آواز بلند نہیں کرنی چاہیے؟

**امیر تنظیم اسلامی:** یقیناً! اس ملک میں جب بھی کوئی خلاف شریعت قانون بنانے کی کوشش کی گئی اور دینی جماعتوں نے اس کے خلاف متحد ہو کر آواز بلند کی تو وہ بل پاس نہیں ہوا۔ جہاں تک انٹریکس یا مختلط طبقہ ہے اس کے لیے باقاعدہ شریعت میں احکامات موجود ہیں۔ ان کے حقوق کی بات ہونی چاہیے۔ مگر اس طبقہ کی آڑ میں سوشنل انجینئرنگ کے ذریعے دجالی تہذیب کو ہم پر مسلط کر کے ہماری نسلوں کو تباہ کرنے کا اگر کوئی کام کیا جا رہا ہے تو اس کے خلاف آواز اٹھانا ہمارا دینی، قومی، ملی فریضہ ہے۔ اس وقت سارا کفر اکٹھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((الکفر ملة واحدة)) سارا کفر ملت واحد ہے تو پھر دینی جماعتوں کو اپنے تمام فقہی اختلافات کو ایک طرف رکھتے ہوئے ملت واحد ہونا چاہیے اور اس طرح کے منکرات کے خلاف مل کر جدوجہد کرنی چاہیے۔ قرآن حکیم نصاری سے کلام کرتے ہوئے ایک اصول ہمیں دیتا ہے:

﴿تَعَالَوْا إِلَى الْكَلِمَةِ سَوَاءٌ مَا يَبْيَنُنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ (آل عمران: 64) ”آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو

ہمارے اور تمہارے درمیان بالکل برابر ہے“

یہاں مشترکات پر ہماری آواز ایک ہونی چاہیے۔ عجیب بات ہے کہ اگر ہم معروف پر اشتراک کرنے کی کوشش کریں تو مشکل ہے کیونکہ بعض مرتبہ ایک کام کسی کے نزدیک

ان معاشروں کے بارے میں کہتے تھے کہ ان معاشروں سے سراند اور بدبو آرہی ہے جہاں اقدار ختم ہو چکی ہیں۔ کیا ہم ان سطحیوں پر جانا چاہتے ہیں؟ لہذا اس حوالے سے شدید آگاہی کی ضرورت ہے، ورنہ اس کے بعد ہم جس پرستی کا راستہ کھلے گا اور اللہ کے عذاب کو دعوت دینے والی بات ہو گی۔ قرآن میں باقی اقوام کے عذابوں کا تذکرہ ہے لیکن قوم لوٹ کو چار عذاب دیے گئے۔ ایک انداھا کیا، دوسرा پتھر بر سائے گئے، تیسرا ان کی بستی کو اٹھا کر پٹخ دیا گیا اور چوتھا ان کو بحر مدار میں غرق کر دیا گیا۔ یعنی ان کو نشان عبرت بنادیا گیا۔ ہم جس پرستی کے نتیجے میں خاندان یا گھر کا معاملہ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فرانس میں بوڑھے زیادہ ہیں اور نوجوان کم ہیں۔ جنگ عظیم دوم کے بعد ان کو مشکلات پیش آئیں کیونکہ نکاح کرتے ہی نہیں تھے اور بچے تھے ہی نہیں۔ چنانچہ فرانس کی حکومت نے اعلان کیا کہ جو زیادہ بچے پیدا کرے گا اس کو حکومت زیادہ سہولیات دے گی اور سپورٹ کرے گی۔ اسی طرح ہمارا خاندانی نظام اور معاشرہ بھی تباہ ہو جائے گا اگر ہم نے اس قانون کو نہ بدلا۔

**سوال:** کیا فرانس جیزٹر کو پرموٹ کرنے کے پیچے کوئی بیرونی سازش ہے؟

**امیر تنظیم اسلامی:** اب یہ بات بہت معروف ہو چکی ہے کہ ہمارے کئی ارکان پارلیمنٹ کو این جی او ز مختلف سرویز مہیا کرتی ہیں، ان کو منافع اور سہولیات دی جاتی ہیں۔ ظاہر ہے پھر ان کو کہاں ایسے قانون پڑھنے، سمجھنے اور اس کو ڈرافت کرنے کا وقت ہو گا بلکہ جو لوگ ان کو سہولیات فراہم کر رہے ہیں وہ انہی کی زبان بولے گا۔ ورنہ کوئی مسلمان ہو اور اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مانے والا ہو اور باقاعدہ حلف لے کر پارلیمنٹ میں بیٹھا ہو تو کیا وہ اس طرح کے قانون کو منظور کرنے کا تصور کر سکتا ہے؟ یہ اصل میں سوشنل انجینئرنگ کے نام پر جو ہم پریشر ڈائل جارہے ہیں اور جو دجالی تہذیب کے حملے ہمارے معاشرتی نظام پر کیے جارہے ہیں یہ اسی کا شاخناہ ہے۔ لگتا ہے کہ اس بل پر زیادہ بحث اور بولنے کا موقع نہیں دیا گیا ورنہ جماعت اسلامی اور جمیعت علماء اسلام کی دو خواتین نے اس کے خلاف آواز بلند کی تھی۔ پھر ارکان پارلیمنٹ نے اس کو پڑھا ہی نہیں جس کی وجہ سے پیٹی آئی کے سینیٹر محسن عزیز نے تسلیم کیا ہے کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے۔ دوسری ایک بہت بڑی دینی سیاسی جماعت حکومتی

ہے اور امیر کی مصروفیات کو بھی دیکھنا ہوگا کہ وہ کتنا اس بات کی اجازت دیتی ہیں۔ جب ہم اپنے بچے کے لیے کسی سکول کا انتخاب کرتے ہیں تو جا کے سکول میں پورا سال تو نہیں بیٹھتے بلکہ پرنسپل سے بات کرتے ہیں، اس کا بروشورد کیجھتے ہیں اور کچھ دوچار والدین سے بات کرتے ہیں جن کے بچے وہاں پر پڑھ رہے ہوتے ہیں اور اس کے بعد بچے کے داخلے کافیصلہ کر لیتے ہیں۔ اسی طریقے پر اگر کوئی جماعت میں جانا چاہتا ہے تو پھر اس جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کرے، جماعت کے امیر کے بیانات اور کتابیں دیکھے، اس کی بائیوگرافی اور بائیوڈیٹا بھی مل جائے گا اور پھر اس سے ملاقات وغیرہ یہ عملی پہلو ہیں جو فوری دستیاب ہیں۔ لیکن اس امیر کے ساتھ وقت گزارنا آئندہ میں پہلو ہوگا، اس کے ساتھ سفر کریں۔ لیکن یہ ذہن میں رہے کہ امیر کی زندگی مشقتوں والی ہوتی ہے، اس کے ساتھ سفر کرنا اور اس کے ساتھ وقت گزارنا اور پھر اسے پرکھنا آسان نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی کرنا چاہتا ہے تو اس کو سہولت پہنچائی جاسکتی ہے۔

**سوال:** تنظیم اسلامی کا تعلق کس فقه سے ہے اور یہ کس امام کی تقلید کرتی ہے؟

**امیر تنظیم اسلامی:** تنظیم اسلامی کی اٹھان کسی مسلک کی بنیاد پر نہیں ہے۔ ہم تمام مکاتب فکر اور ممالک کا احترام کرتے ہیں۔ جس طرح دوسری دینی جماعتوں مثلاً جمیعت علماء اسلام (دیوبندی مسلک)، جمیعت علماء پاکستان (بریلوی مسلک) اور جمیعت اہل حدیث ممالک کی بنیاد پر قائم ہیں اس طرح تنظیم اسلامی کسی مسلک کی بنیاد پر قائم نہیں کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکثر رفقائے تنظیم فقہ حنفی کے مطابق اور بعض اہل حدیث کی رائے پر عمل کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے اپنے نظم میں رفقاء کو یہ اجازت دے رکھی ہے کہ اپنے فقہی مسائل میں اپنے معتمد علیہ علماء کی فقہی آراء اور فتاویٰ پر عمل کر سکتے ہیں۔ لیکن ان مباحثت کو اختلافی انداز میں ہم اپنے ہاں کھولنے کی اجازت نہیں دیتے۔



## قولِ ذریں

نصیحت وہ سچی بات ہے جسے ہم کبھی غور سے نہیں سنتے اور غنیمت وہ بدترین دھوکہ ہے جسے ہم پوری توجہ سے سنتے ہیں۔

اختلاف شمار ہوگا؟

**امیر تنظیم اسلامی:** یہ تو شدید اختلاف ہوگا۔ کیونکہ جہاں انسان دین پر عمل کر سکتا ہے وہاں فوراً عمل کرنا لازم ہے۔ لیکن دین کہتا ہے:

﴿أَدْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَةً ص﴾ (آل بقرۃ: 208)

”اسلام میں داخل ہو جاؤ پورے کے پورے۔“

یعنی رب کی طرف سے پورے کے پورے اسلام پر عمل کرنے کا تقاضا ہے۔ اس کے لیے نظام کا درست ہونا بھی تو ضروری ہے۔ نظام ہر بندے کے اختیار میں نہیں ہے لیکن نظام کے بدلنے کے لیے محنت کرنا ہر بندے کے اختیار میں ہے۔ قرآن کہتا ہے:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ط﴾ (آل بقرۃ: 286)

”اللہ تعالیٰ نہیں ذمہ دار ٹھہرائے گا کسی جان کو مگر اس کی وسعت کے مطابق۔“

دین کو قائم کرنے کی جدوجہد کرنا بندے کا فرض ہے۔ اس کے لیے جماعت ہے، جماعت کے اندر میکنزم ہوگا۔ کر کے دکھادینا بندہ کا فرض نہیں ہے۔ ہزاروں انبیاء تشریف لائے، بعض توشیہ کر دیے گئے۔ ان کے ہاتھوں اللہ کا دین غالب تونہ ہوا مگر وہ اللہ کے ہاں کامیاب ہیں کیونکہ انہوں نے اپنا فرض پورا کر دیا۔ غزوہ احمد میں ستر صحابہ شہید ہوئے، تب تک دین غالب نہیں ہوا تھا لیکن وہ سب شہداء اس جدوجہد میں اپنا حصہ ڈال کر کامیاب ہو گئے۔ 8ھ میں مکہ فتح ہو گیا، دین غالب ہو گیا لیکن عبد اللہ بن ابی ناکام ہو گیا کیونکہ اس نے اپنا حصہ نہیں ڈالا۔ تو اصل معاملہ دین غالب کرنا نہیں بلکہ اصل معاملہ اللہ کے دین کو غالب کرنے کی جدوجہد کرنا ہے۔ بہر حال بندگی، بندگی کی دعوت اور بندگی والے نظام کو قائم کرنے کی جدوجہد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

**سوال:** کسی جماعت میں شمولیت سے پہلے امیر کو پرکھنا ہو تو اس کا کیا طریقہ کار ہے؟ (عمار)

**امیر تنظیم اسلامی:** ڈاکٹر اسرار احمد بھی فرمایا کرتے تھے کہ جماعت کی قیادت کو قریب رہ کر پرکھا جائے کیونکہ جماعت کے ہر بندہ کو پرکھنا تو مشکل ہوتا ہے وہ لکنوں کو پر کھے گا تو بہتر ہے قیادت کو پرکھ لے۔ اس کا آئندہ میں پہلو یہ ہے کہ جماعت کے امیر کے ساتھ وقت گزاریں، اس کے شب و روز کو دیکھیں اور پھر پرکھ کر کوئی فیصلہ کریں۔ یہ طریقہ آئندہ میں تو ہے لیکن عملی طور پر دیکھنا ہو گا کہ جو صاحب پرکھنا چاہتے ہیں ان کا وقت کتنا قبیل

آیا اور رسول اللہ ﷺ نے تواریخی اٹھائیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کفار اور مشرکین تھے، ان کی گردان اڑانے کا حکم تھا۔ آج اگر ہم مسلم معاشرے میں اللہ کے دین کے غلبے کے لیے میدان میں آئیں گے تو سامنے مسلمان ہوں گے۔ لہذا کسی مسلمان پر تواریخی اٹھائی جاسکتی ہے، اس لیے ہم پر امن اور غیر مسلح تحریک کی بات کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ الیکشن کے ذریعے چلتے ہوئے نظام میں بہتری تو لا تی جاسکتی ہے لیکن اس کو بدلا نہیں جاسکتا۔ نظام ہمیشہ انقلابی جدوجہد اور تحریک کے ذریعے سے بدلتا ہے۔

4۔ تنظیم کے امیر پر اعتماد ہونا بھی لازم ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ تنظیم میں رہ کر کن ایشوز پر اختلاف کیا جا سکتا ہے؟ باقی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کو اللہ تعالیٰ نے بصیرت عطا کی تھی، وہ سیاسی تبصرے کرتے تھے لیکن ساتھ کہتے تھے میرے ان سیاسی تبصروں کے حوالے سے کوئی اختلاف رکھ سکتا ہے۔ اسی طرح نماز کا طریقہ ہے۔ باقی تنظیم اسلامی اکثر فقہ حنفی کے مطابق نماز ادا کرتے تھے لیکن کبھی رکوع اور سجدے سے پہلے رفع الیدين کیا کرتے تھے، اگر کوئی رفیق تنظیم ان سے اس حوالے سے علمی اختلاف رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے۔ یعنی مسلکی معاملات، فقہی آراء، سیاسی امور کے حوالے سے اختلاف کی گنجائش بالکل موجود ہے۔ البتہ پہلی چار چیزوں میں اختلاف کی گنجائش نہیں اور اگر کوئی کرنا چاہے تو ہم نے بارہا واضح کیا ہے کہ تنظیم اسلامی الجماعة نہیں ہے کیونکہ الجماعة پوری امت مسلمہ ہے۔ اس الجماعة میں بہت ساری دینی جماعتوں ہوں گی، اگر کوئی تنظیم میں نہیں شامل ہونا چاہتا تو کسی دوسری جماعت میں ہو جائے کیونکہ دین سے، دین کے فرائض اور دین کے تقاضوں سے تو اختلاف نہیں ہے۔ کسی دینی جماعت میں شامل ہونا لازمی ہے کیونکہ کوئی بندہ اکیلا دین کی اقامت کا کام نہیں کر سکتا۔

اگر کوئی بندہ ساری دینی جماعتوں کو غلط سمجھتا ہے تو میں ایسے شخص کوہتا ہوں کہ آپ نے ساری جماعتوں کا تجزیہ کر لیا ہے اور آپ زیادہ فہم والے ہیں تو آپ خود کھڑے ہوں اور جماعت بنائیں۔ اگر یہ بھی مشکل ہے تو پھر کسی جماعت میں آن پڑے گا کیونکہ جماعت کے بغیر گزار نہیں۔

**سوال:** ایک شخص کہتا ہے کہ دین کو قائم کرنے کے لیے جہاں میرا اختیار ہے وہاں مجھ پر فرض ہے لیکن جہاں میرا اختیار نہیں ہے وہاں میرے اوپر فرض نہیں ہے۔ کیا یہ

جاتی ہے اور تاریخ کسی اور شخص کے بارے میں ایسی مثالیں پیش کرنے سے قاصر ہے۔ سیدنا علیؑ سے کسی نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ لوگوں کی محبت کیسی ہوتی تھی؟ سیدنا علیؑ نے جواب دیا ”اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں مال والا اور ہمارے ماں باپ سے زیادہ محبوب تھے اور اس سے زیادہ محبوب تھے جتنا کہ شدید پیاس کے وقت مختنہ اپنی ہوتا ہے۔“

کتب سیرت میں صحابہ کرامؓ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت، جانشنازی اور فداکاری کے بے شمار واقعات موجود ہیں، چند مثالیں یہاں پیش کی جاتی ہیں۔

حضرت زید بن وشنہؑ کو کفار نے پکڑ لیا اور انہیں قتل کرنے کے ارادے سے حرم سے باہر لے چلے۔ راستے میں ابوسفیان نے (جو اس وقت تک اسلام نہ لائے تھے) ان سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، بتاؤ کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تمہاری جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعواز باللہ) پھانسی دی جاتی اور تم گھر میں آرام سے رہتے؟ زید بن وشنہؑ نے جواب دیا:

”اللہ کی قسم! مجھے ہرگز یہ بات بھی گوار نہیں کہ میں چھوڑ دیا جاؤں اور اس رہائی کے بد لے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ رہتے ہوئے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تشریف فرمائیں کوئی کاشنا بھی چھے۔“ یہ سن کر ابوسفیان حیران رہ گیا اور یہ کہنے پر مجبور ہوا کہ ہم نے کسی کو کسی سے ایسی محبت کرتے نہیں دیکھا جیسی محبت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے ہیں۔ (الہدایہ والنھایہ/بیہقی)

حضرت خبیب بن عدیؑ کفار کی ایک سازش میں ان کی زد میں آگئے۔ کفار نے انہیں چند دن تک بھوکا پیاسا قید رکھا پھر انہیں سولی پر لٹکانے کے لیے ایک مقام پر لے آئے۔ تنخۂ دار پر کھڑا کرنے کے بعد ان ظالموں نے کہا کہ اگر اسلام چھوڑ دو تو جان بخشی ہو سکتی ہے مگر حضرت خبیبؑ کا جواب تھا کہ جب اسلام نہ رہا تو جان رکھ کر کیا کروں؟ ظالم کفار نے نہ صرف انہیں سولی پر لٹکایا بلکہ نیزوں سے ان کے جسم کو اذیت بھی دینے لگے۔ ایک شقی القلب نے نیزہ سے جگر چھید کر کہا: اب تو تم ضرور یہ پسند کرتے ہو گے کہ میری جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے اور میں چھوٹ جاتا۔ یہ سنتا تھا کہ سیدنا خبیبؑ نہیا نہیا جو ش



محمد عبدالندوی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد اور اس کی اولاد سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“ (صحیح بخاری)۔

سیدنا انسؑ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے اہل و عیال، اس کے مال اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“ (صحیح مسلم)

ایک اور روایت سیدنا عبد اللہ بن ہشامؑ اس طرح نقل کرتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپؐ سیدنا عمر بن الخطابؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ سیدنا عمرؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً آپؐ مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں سوائے میرے نفس کے۔ جس پر نبی کریم نے ارشاد فرمایا:

”نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے یہاں تک کہ میں تمہارے نزدیک تمہارے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہو جاؤں۔“ یعنی اس وقت تک تمہارا ایمان کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ زبان رسالت سے یہ بات سنتی تھی کہ سیدنا عمرؑ نے عرض کیا ”ہاں! اللہ کی قسم، اب آپؐ مجھے اپنے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”ہاں اب اے عمر۔“ یعنی اب تمہارا ایمان مکمل ہوا۔ (صحیح بخاری)

یہ تمام روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ہر بندہ مومن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور محبت ہونی چاہئے اور یہ محبت دنیا کی تمام محبوب چیزوں سے حتیٰ کہ اپنی عزیز جان سے بھی بڑھ کر ہونی چاہیے۔ جب تک کوئی شخص اس معیار پر پورا نہ اترے، اس کا ایمان بھی مکمل نہیں ہو سکتا۔ صحابہ کرامؓ نے اپنی ذات سے بڑھ کر رسول اللہ سے محبت کی ایسی مثالیں پیش کیں کہ عقل انسانی حیران رہ

امت پر رسول اللہ کے حقوق میں ایک اہم حق آپؐ سے محبت کرنا ہے اور ایسی محبت مطلوب ہے جو مال و دولت سے، آل اولاد سے بلکہ خود اپنی جان سے بھی بڑھ کر ہو۔ یہ کمال ایمان کی لازمی شرط ہے۔ آدمی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ماں باپ سے، بیوی بچوں سے اور خود اپنی جان سے بھی بڑھ کر محبوب نہ بجائے۔ یہ حب نبویؐ دین کی بنیاد اور اس کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”آپؐ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنہے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جسے تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسولؐ سے اور اس کی راہ کے جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے، اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔“ (التوبہ: 24)

والدین، بیوی بچے، مال و دولت اور خاندان و قبیلہ وغیرہ ان سب کی محبت فطری ہے اور اللہ کی طرف سے انسانی فطرت میں ودیعت ہے۔ آیت بالا میں اس کی نفی نہیں بلکہ اس بات کا مطالبہ ہے کہ ان سب چیزوں کی محبت سے زیادہ اللہ و رسول سے اور اللہ کے دین سے محبت ہونی چاہئے اور یہ ایسی لازمی و ضروری چیز ہے کہ اس کے نہ ہونے کی صورت میں سخت وعید ہے کہ اللہ کا عذاب بھی آسکتا ہے نیز آیت کے اخیر میں یہ کہہ کر کہ ”اللہ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔“ اس طرف اشارہ فرمادیا کہ ایسے لوگ جو اللہ و رسول کو سب سے زیادہ محبوب نہیں رکھتے وہ فتن و گناہ میں بیتلنا، راہ حق سے ہٹے ہوئے اور ہدایت الہی سے محروم ہیں۔ مومن کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کس درجہ اہم اور ضروری ہے؟ احادیث سے بھی اس کا اندازہ ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایمان کی بنیاد قرار دیا۔ سیدنا ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفاق کی وجہ سے عبد اللہ بن ابی کے قتل کا حکم دیتے والے ہیں۔ یہ خبر جب ان کے لڑکے سیدنا عبد اللہ بن عائشہ تک پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ چاہیں تو اپنے باپ (عبد اللہ بن ابی) کا سرکاث کر آپ کی خدمت میں پیش کر دوں، لیکن آپ نے منع فرمادیا کہ آپ دشمنوں کے لیے بھی شفیق و مہربان تھے اور ان کی ہدایت کے لیے فکر مند رہا کرتے تھے۔ ایک صحابی“ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل و عیال سے بھی زیادہ محظوظ تھے۔ جب کبھی آپ کی یاد آتی تو میں گھر میں نک نہیں سکتا تھا جب تک کہ آپ کی خدمت میں آکر آپ کو دیکھنے لیتا تسلی نہ پاتا۔

صحابہ کرام علیہم السلام کی رسول اللہ سے بے پناہ محبت اور جانشیری کی بے نظیر مثالیں سیرت میں موجود ہیں جن سے یہ حقیقت بالکل عیاں ہے کہ اہل ایمان سے جس محبت نبوی کا مطالبہ کیا گیا تھا ان کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماں باپ، اولاد اور اپنی جانوں سے بھی زیادہ محظوظ ہوں۔ یقیناً صحابہ کرام علیہم السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی محبت کر کے دکھائی۔ ان کے ہاں صرف محبت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے نہیں تھے بلکہ عمل سے وہ اس کا ثبوت بھی فراہم کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت نصیب کرے۔ آمین یا رب العالمین!

اسلام کے زخم میں آگئے۔ اس وقت آپ کے قریب چند جاشار صحابہ کرام علیہم السلام نے اپنے ہاتھوں اور اپنے سینوں سے ڈھال کا کام کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے والے ہر تیر کو وہ ہاتھ اور سینے سے روکتے رہے۔ سیدنا ابو طلحہ علیہ السلام نے 70 سے زیادہ تیر اپنے ہاتھ اور سینے سے روکے۔ ان شدید زخموں کے سبب ان کا ہاتھ ہمیشہ کے لیے شل ہو گیا تھا۔ ایک موقع پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اٹھا کر دیکھا تو سیدنا ابو طلحہ علیہ السلام جو آپ کے لیے ڈھال بنے ہوئے تھے کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ نظر نہ اٹھائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمن کا کوئی تیر آپ تک پہنچ جائے، میرا سینہ آپ کے لیے حاضر ہے۔ یعنی جب تک مجھ میں جان ہے آپ تک دشمن کا کوئی تیر نہیں پہنچ سکتا۔

اس موقع پر سیدنا ابو دجانہ علیہ السلام نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آپ کی حفاظت کے لیے اپنی جان کا نذر انہ پیش کیا۔ وہ آپ پر جھک کر اس طرح ڈھال بن گئے کہ دشمنوں کے تیر ان کی پیٹھ میں پیوس ت ہونے لگے لیکن وہ ذرا حرکت نہ کرتے تھے کہ کہیں کوئی تیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچ جائے۔

اسی غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی افواہ بھی پھیل گئی۔ یہ خبر جب مدینہ پہنچی تو ایک انصاری خاتون بے اختیار میداں احمد کی طرف نکل پڑیں۔ اس غزوہ میں اس عورت کے باپ، بھائی، بیٹا اور شوہر سب شہید ہو گئے تھے۔ وہ جب ان پر سے گزرتی تو لوگ یہ بعد دیگرے اسے خبر دیتے کہ یہ تمہارا باپ ہے، یہ بیٹا، یہ بھائی اور یہ تمہارا شوہر ہے لیکن وہ ہر مرتبہ بے چینی سے پوچھتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس حال میں ہیں؟ وہ کہتے کہ آپ آگے ہیں، وہ کہتی کہ مجھے دکھاؤ کہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں۔ جب چہرہ مبارک پر نظر پڑی تو بے اختیار کہنے لگی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ سلامت موجود ہیں تو ہر مصیبت پیچ ہے۔ (سیرت ابن ہشام)

مدینہ منورہ میں رئیس المناقیب عبد اللہ بن ابی تھا لیکن ان کے بیٹے سیدنا عبد اللہ بن عائشہ مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے۔ وہ مخلص و صادق اہل ایمان میں سے تھے اُن پر اپنے والد کا نفاق بھی ظاہر تھا۔

ایک مرتبہ مدینہ میں یہ افواہ پھیل گئی کہ

سے بول اٹھئے ”اللہ کی قسم! مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ میری جان فتح جائے اور اس کے عوض محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک میں کاٹا چھبے۔“ (الہدایہ و النھایہ) سیدنا خصیب علیہ السلام نے عین اس وقت پر جبکہ انہیں سولی پر لٹکایا جا رہا تھا چندیں البدیہہ اشعار کہے جن سے ان کے عزم و استقامت کے ساتھ اسلام اور رسول اللہ سے سچی محبت چھلکتی ہے، ان اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ:

”گروہ در گروہ لوگ میرے اطراف جمع ہیں۔ انہوں نے بڑی بڑی جماعتوں کو بلا لیا ہے۔ یہ مجھ سے دشمنی نکالنے میں پر جوش ہیں۔ میں ہلاکت گاہ میں بندھا ہوا ہوں۔ قبیلوں نے (تماشا دیکھنے کے لیے) عورتوں بچوں کو بھی بلا رکھا ہے۔ مجھے ایک مضبوط لکڑی کے پاس لے آئے ہیں اور مجھ سے کہا کہ کفر اختیار کرنے سے آزادی مل سکتی ہے لیکن میرے لئے تو اس سے موت آسان ہے۔ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہیں مگر مجھے کوئی شکوہ نہیں۔ میں دشمن سے عاجزی کروں گا نہ چلاوں گا۔ میں جانتا ہوں کہ میں اللہ کے پاس جا رہا ہوں موت سے اس لیے مجھے ڈر نہیں کہ ایک دن مجھے مرنانا ہے۔ میں جلسادیں والی جہنم کی آگ سے ڈرتا ہوں۔ اب انہوں نے خوب زد کوب کر کے میرا گوشت کوٹ دیا ہے اور زندگی کی امید جاتی رہی۔ میں اپنی درمانگی و بے کسی کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم! جب میں اسلام پر جان دے رہا ہوں تو مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ اللہ کے راستے میں کس پہلو پر میں گرتا ہوں۔ اللہ کی ذات سے امید ہے کہ وہ میرے ان پارہ ہائے گوشت کے ہر لکڑے کو برکت عطا فرمادے۔“

سیدنا سعید بن عامر علیہ السلام کبھی بھی بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔ سیدنا عمر علیہ السلام نے وجہ دریافت کی توعض کیا کہ مجھے کوئی بیماری نہیں لیکن میں اس مجمع میں موجود تھا جب خصیب علیہ السلام کو سولی پر لٹکایا گیا۔ مجھے ان کی باتیں یاد آتی ہیں تو روح کا نپ جاتی ہے اور بے ہوش ہو جاتا ہوں۔ غزوہ احمد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت اور جاشاری کی کئی مثالیں سامنے آئیں۔ مسلم تیر اندازوں کے ایک دستے کی غلطی سے مسلمانوں کو وقتی ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا اور کفار کی فوج پشت سے حملہ آور ہوئی تو ایک موقع ایسا بھی آیا کہ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم جو سارے عالم کے لیے رحمت بن کرت شریف لائے تھے بے رحم دشمنان

## ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر جٹ فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 30 سال، تعلیم ایم فل فارما کالوجی (D.Pharmacy)، قد 5'6"، خلع یافہ کے لیے دینی مزاج کے حامل تعلیم یافہ، برسر روزگار لڑ کے کارشنہ درکار ہے۔ لاہور کے رہائشی قابل ترجیح۔  
برائے رابطہ: 0301-6919123

☆ لاہور میں رہائش پذیر جٹ فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 40 سال، تعلیم ایم فل کیمیسٹری، گورنمنٹ جاپ کے لیے دینی مزاج کے حامل تعلیم یافہ، برسر روزگار لڑ کے کارشنہ درکار ہے۔ سینکڑ میرج وائل بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔  
برائے رابطہ: 0309-7902433

امریکی صدر نے آرمیگاڈان جنگ کر کے پایا دلایا ہے کہ امریکی آج بھی اپنی پاکتی پر قائم ہیں جو ہر سری طرف 15 سالی حملہ کیس سے گئی کوئی تونٹن نہیں ہوئی کہ انہیں کی راہ میں اسلامی گورنمنٹ کو قائم کر سکتے ہیں وہ شکن عدوں کی شیع

سردیوں میں صرف گیس کا، ہی نہیں بلکہ آئے کا بھی بحران آئے گا مگر ہماری حکومت روں سے ستی گندم اور گیس اس لیے نہیں خرید رہی کہ امریکہ ناراض نہ ہو جائے: ایوب بیگ مرزا

پیوٹن کی ایئٹھی جنگ کی دھمکی صرف یورپ کے لیے نہیں بلکہ یورپ کے لیے بھی ہے دوسری طرف امریکی بھی آرمیگاڈان کی بات کر کے طالی جنگ کی دھمکی دے رہا ہے: ہر فنادیق

## روس یوکرائن جنگ: کیا آرمیگاڈان کا پیش خیمه ہے؟ کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

ڈونسک، خرسون، زیر پیچیا کو فتح کرنے کے بعد ان کو ریفنڈم کے ذریعے روں میں ضم کر لیا ہے۔ کیونکہ ان علاقوں کی ساٹھ ستر فیصد آبادی پرورشیا ہے۔ ریفنڈم میں تو روں کے حق میں فیصلہ آیا لیکن دوسری طرف 40،30 فیصد آبادی کی طرف سے مزاحمت بھی ہو رہی ہے، مزاحمت کرنے والوں کی ملیشیا فورسز وہاں متھر ہیں۔ امریکہ ان مزاحمت کاروں کی بھرپور مدد کر رہا ہے تاکہ وہ علاقے مستقل طور پر روں میں ضم نہ ہو سکیں۔ پھر اقوام متحدہ نے بھی اس انضمام کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ یعنی روں نے عالمی قوانین کی بھی خلاف ورزی کی ہے۔ بہرحال یہ معاملہ متنازعہ ہے اور یہ مزاحمت جاری رہے گی اور روں کے لیے مزید مشکلات کا باعث بنے گی۔

**سوال:** یوکرائن کی مزاحمت کو سامنے رکھیں تو کیا یوکرائن روں کے لیے دوسرا افغانستان بننے جا رہا ہے؟

**رضاء الحق:** جس طرح چینیاں ہاتھی کو چھٹ جاتی ہیں اس طرح یوکرائن روں کو چھٹ سکتا ہے لیکن افغانستان کے ساتھ موازنہ کریں تو کچھ چیزیں مختلف بھی ہیں۔ افغانستان کے خلاف جنگ میں روں تنہا تھا اور اس پر جب امریکہ اور یورپ نے پابندیاں لگائی تھیں تو اس کا نقصان پہلے سات ماہ میں واضح ہو گیا تھا۔ جبکہ اس وقت روں کی مد بعض ممالک کر رہے ہیں جن میں چین اور روں کے بعض پڑوی ممالک بھی شامل ہیں جو اس کو مکمل سپورٹ کر رہے ہیں۔ اسی طرح اس بارہ میں پابندیوں کا بھی روں پر کوئی خاص اثر نظر نہیں آ رہا۔ تیری طرف یورپ کی

کروں کے دفاعی اثاثوں کو نشانہ بن رہا ہے جس کی وجہ سے پھر پیوٹن کو ایئٹھی جنگ کی دھمکی دینی پڑی۔ امریکہ دو سالوں میں تقریباً 17.5 بلین ڈالر یوکرائن میں انوشت کر چکا ہے، جبکہ یورپی یونین اور نیٹو نے 5 بلین ڈالر کی امداد یوکرائن کو دی ہے جس میں مالی، عسکری اور فوجی مدد بھی شامل ہے۔ یعنی امریکہ، نیٹو اور یورپی یونین روں کو کاونٹر

**سوال:** روں اور یوکرائن کی جنگ فروری 2022ء سے جاری ہے اور ہر گزرتے دن کے ساتھ اس میں شدت آ رہی ہے۔ روی صدر پیوٹن ایئٹھی جنگ جبکہ امریکی صدر جو بائیڈن آرمیگاڈان کی بات کر رہے ہیں۔ یہ صورت حال کیا اُخ خاختیار کرتی نظر آ رہی ہے؟

**رضاء الحق:** یورپ اور امریکہ کے اپنے مفادات ہیں جبکہ روں کی اپنی خواہشات ہیں جن کی تکمیل کے لیے وہ آگے بڑھ رہا ہے لیکن محسوس ہوتا ہے کہ کوئی تیسرا قوت اس جنگ میں جلتی پر تیل کا کام کر رہی ہے۔ روں نے جب یوکرائن پر حملہ کیا تو اس کے کچھ اهداف تھے۔ مثلاً نیٹو کی توسعی کو روکنا، امریکہ کے غلبے کو نقصان پہنچانا، اپنے پانی کے راستوں کو محفوظ بنانا اور یوکرائن کو مکمل طور پر معدود کرنا تاکہ وہ روں کے خلاف استعمال ہونے کے قابل نہ رہے۔ اس معاملے میں وہ کافی کامیاب ہوا ہے۔ روں اور یوکرائن کے علاقے کو بریڈ باسکٹ آف دی ولڈ کہا جاتا ہے کیونکہ تقریباً 40 فیصد گندم وہاں سے پیدا ہوتی ہے۔ پھر یورپ میں 35 فیصد گیس روں سے جاتی ہے، اس کو بھی کنٹرول میں رکھنا تھا۔ اگر دیکھا جائے تو معاشی حوالے سے روں کو اتنا نقصان نہیں پہنچا جتنا کہا جا رہا تھا۔

**سوال:** روی صدر پیوٹن نے چار مفتوحہ علاقوں میں ریفنڈم کرا کے اپنے ساتھ ضم کرنے کی صورت بنائی ہے۔ کیا کسی مزاحمت کے بغیر روں ان علاقوں کو اپنے قبضے میں لے سکے گا؟

**ایوب بیگ مرزا:** روں نے ان چار علاقوں لوہا نسکی،

پھر روں کو گرم پانیوں تک رسائی کی ضرورت تھی جس کے لیے وہ پہلے افغانستان اور پھر شام کی جنگ میں کوششیں کر چکا ہے۔ ماضی قریب میں روں نے عوامی سطح پر رضا کارانہ بھرتیاں کی ہیں۔ دوسری طرف یوکرائن کی طرف سے بھی مزاحمت بڑھ رہی ہے اور وہ اب آگے بڑھ

جدوجہد کر سکے، یہ موجودہ دور میں ہم سب پر لازم ہے۔ یہی فتنے سے بچاؤ کا اصل راستہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آگاہ ہو جاؤ ایک بڑا فتنہ آنے والا ہے۔“ آج امت جس زوال سے گزر رہی ہے، اس پر مصائب کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں اس اعتبار سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضْعِفُ بِهِ أَخْرَىٰ) (مسلم: عن عمر بن الخطاب) ”اللہ تعالیٰ اس کتاب عزیز کی وجہ سے کچھ قوموں کو عزت و سر بلندی عطا فرمائے گا اور دوسروں کو ذلت و نکبت سے ہم کنار کرے گا۔“ پھر قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے:

**﴿وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴾**

(آل عمران) ”اور تم ہی سر بلند رہو گے اگر تم مومن ہوئے۔“ حقیقی ایمان کے حصول کا اولین اور موثر ترین ذریعہ خود قرآن حکیم ہے۔ وہ ایمان بندہ مومن کو جرأۃ، شجاعت اور بہادری عطا کرتا ہے اور باطل کے مقابلے میں کھڑا کرتا ہے۔ کل دجال کا ظہور ہونا ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بندہ مومن ایمان کی بصیرت کی روشنی میں دجال کے ماتھے پر لکھا ہوا ”ک، ف، ز، پچان لے گا۔

بہر حال فتنوں سے بچاؤ کے لیے قرآن کے ذریعے ایمان کی آبیاری اور پھر اللہ پر توکل کر کے دین حق کو غالب کرنے کی جدوجہد کرنا لازم ہے۔ مستقبل کے منظرنا میں ہمارے سامنے ہیں۔ احادیث کو سامنے رکھیں تو مشرق سے فوجیں چلیں گی اور حضرت مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام کی مذکوریں گی۔ مشرق میں پاکستان، افغانستان اور ایران کا کچھ علاقہ ہو گا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خراسان کا نام دیا۔ لیکن اس سے پہلے مشرق کے کسی ملک میں اللہ کا دین قائم ہو گا تو یہاں سے فوجیں جائیں گی۔ پاکستان میں تو ہم نے اسلام کے حوالے سے روپس گیر لگایا ہوا ہے۔ بہر حال مستقبل کے منظرنا میں اور جنگوں کو سامنے رکھتے ہوئے مسلمانوں کو تیاری کرنی چاہیے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا کہ میں آنے والے دور کے لیے راستے ہموار کر رہا ہوں۔ اُس وقت آنے والا دور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد چھ صدیاں لگیں اور پھر دین غالب ہوا۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا کردار ادا کر گئے۔ اسی طرح آنے والے دور میں اللہ کا دین غالب ہونا ہے۔ مشکل کے بعد آسانی ہونی ہے مگر آج ہمیں اللہ کے دین کے لیے اپنا تمنی من دھن لگانا

پائے۔ پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا تو کسی اعتبارات سے سازشوں کے ذریعے کوششیں کی جاتی رہیں کہ کسی طور پر یہاں اسلام غالب نہ آسکے۔ بہر حال اسلام دشمنی کی یہ مختلف کڑیاں ہیں جو جا کر یہود سے ملتی ہیں۔ آرمیگاڈ ان یا الملحمة العظیمی کے بارے میں احادیث میں بڑی وضاحت کے ساتھ یہ بات آتی ہے کہ قیامت سے قبل کفر اور اسلام کی ایک بہت بڑی عالمی جنگ ہو گی جس میں یقیناً مسلمانوں کا بہت بڑا نقصان ہونے والا ہے لیکن پھر حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ہو گی اور پھر پورے روئے ارضی پر اللہ کا دین غالب ہو گا۔ ان شاء اللہ! اس لیے ضروری ہے کہ مسلمانوں کو اس جنگ کے لیے ذہناً اور عملًا تیار کیا جائے۔

**بہر حال مستقبل کے منظرنا میں اور جنگوں کو سامنے رکھتے ہوئے مسلمانوں کو تیاری کرنی چاہیے۔**

**سوال:** End times میں فتنوں اور جنگوں کے دور میں امت مسلمہ کے لیے انفرادی اور اجتماعی سطح پر کیا رہنمائی ملتی ہے؟

**شجاع الدین شیخ:** پہلی اصولی بات یہ ہے کہ فتنے سے مراد آزمائش، امتحان ہے۔ بندہ مومن کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ دنیا آزمائش ہے یہ دل لگانے کی جگہ نہیں ہے۔

بقول شاعر۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے  
یہ عبرت کی جاہے تماشہ نہیں ہے  
بندہ مومن کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ دنیا، مال، اولاد، زندگی یہ سب کچھ آزمائش کے لیے ہے۔ اس اعتبار سے اپنی آخری کامیابی کی فکر کرنا ہر بندہ مومن کے پیش نظر رہنا چاہیے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہمارا دینی تصور اور دینی ذمہ داریوں کا تصور کلیسا ہو۔ خود اللہ کی بندگی کرنا، دوسروں کو بندگی کی دعوت دینا، اور بندگی والے نظام کو قائم کرنے کی جدوجہد کرنا ہمارے دینی فرائض میں شامل ہے۔ اجتماعی دینی ذمہ داریوں کو انفرادی سطح پر ادا کرنا ممکن نہیں اس کے لیے کسی انقلابی جماعت میں شمولیت اختیار کرنا ضروری ہے جس میں رہ کر بندہ اقامت دین کی

مجبوری ہے کہ اس نے گیس روپ سے ہی درآمد کرنا ہوتی ہے جس کا فائدہ روس اٹھائے گا۔ چنانچہ روس اپنی گیس کی سیل جاری رکھے ہوئے ہے۔ افغانستان اور انڈیا کے ساتھ بھی وہ تجارت جاری رکھے ہوئے ہے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ امریکہ یوکرائن کی مدد ضرور کر رہا ہے لیکن اس کا روس کے خلاف اس طرح کا جارحانہ انداز نظر نہیں آ رہا جیسا افغانستان میں روس کے خلاف تھا۔ پانچویں بات یہ ہے کہ یہ جنگ یورپ کے خطے میں ہو رہی ہے، لہذا روس کے پڑوی یورپی ممالک کو خدشہ ہے کہ اگر انہوں نے روس کے خلاف کوئی قدم اٹھایا تو روس ان پر بھی چڑھ دوڑے گا۔ بہر حال محسوس ہو رہا ہے کہ یہ جنگ طول اختیار کرے گی۔

**سوال:** نائیں ایلوں کے بعد امریکی صدر بیش کرو سیڈز کا نام لے کر عالم اسلام پر حملہ آور ہوئے تھے آج امریکی صدر جو بائیڈن آرمیگاڈ ان کے نام پر عالمی جنگ کی دھمکی دے رہے ہیں۔ کیا الفاظ کا یہ چنانچہ اتفاق ہے یا اس کے پس پر دہ کوئی گھناؤ نا یجہڈا کا فرماء ہے؟

**شجاع الدین شیخ:** یقیناً ایسے الفاظ کا استعمال اتفاقی نہیں ہے۔ پاکستان میں تکمیلی کی وجہ سے ساری پالیسیز بدل جاتی ہیں۔ اگر بیس سال پہلے بش کا کرو سیڈ لفظ استعمال کرتا ہے اور آج جو بائیڈن آرمیگاڈ ان کا لفظ استعمال کرتا ہے تو اس کا مطلب واضح ہے کہ ان کے ممالک کے پالیسی ایک ہی ہے۔ پھر ان کے پس پر دہ ایک قوت کا فرماء ہے۔ جیسا کہ اقبال نے کہا تھا۔

فرنگ کی رگ جاں پنجہ یہود میں ہے۔ یہودی ان ساری سازشوں کے پیچھے ہوا کرتے ہیں اور آج تو سارا فرنگ ان کی مٹھی میں ہے۔ بہر حال یہ سوچی سمجھی گھناؤ نی سازش ہے جس کے پیچھے یہودی ہیں، ان کا پلان گریٹر اسرائیل کا قیام ہے جس میں مدینہ منورہ تک کو شامل کرنا ان کا خواب ہے۔ معاذ اللہ! پھر مسجد قصی کا انہدام، ہیکل سلیمانی کی تعمیر اور تخت داؤدی کی تنصیب ان کے پر و گرامز میں شامل ہے۔ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے گلف وار کے بعد بڑی وضاحت کے ساتھ اس سارے معاملے کو بیان کیا۔ لہذا جہاں کہیں اسلام کے حوالے سے کام ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے تو اس میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے سازشیں ہوتی ہیں۔ افغان طالبان نے امارت اسلامیہ قائم کی تھی تو کس طرح پچاس ملکوں نے تحد ہو کر اس اسلامی حکومت کو ختم کیا تھا، اس لیے کہ کہیں اسلام پہننے نہ

ہوگا اور امریکہ کی نہیں بلکہ رب کی ماننے کی کوشش کرنا ہوگی۔ تب اللہ کی مدد ہمارے شامل حال ہوگی۔

قرآن کریم کہتا ہے:

**۱۰۸:۱۷** تَنْصُرُوا اللَّهُ يَنْصُرُكُمْ وَيُشَبِّهُ أَقْدَامَكُمْ

(۱۰۸:۱۷) (محمد) ”اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔“

افغانستان میں طالبان نے قربانیاں پیش کر دیں۔ ایمان والوں نے ایمان پر ہونے کا ثبوت پیش کر دیا تو اللہ کی مدد آئی۔ یہ دوسری بات ہے کہ 57 مسلم ممالک بے غیرتی کا ثبوت پیش کر رہے ہیں اور ان کی اسلامی حکومت کو قبول نہیں کر رہے۔ حالانکہ یہ موقع تھا کہ مسلمان اس آواز میں اپنی آواز بلند کرتے اور مستقبل کے منظرنامے کو سامنے رکھ کر اقامت دین کا معاملہ یہاں پایہ تکمیل کو پہنچتا اور پھر باطل سامراج ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے، قرآن کریم سے تعلق کی مضبوطی عطا فرمائے اور اجتماعی طور پر اقامت دین کی جدوجہد کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

**سوال:** روس یوکرائن جنگ کے دوران امریکہ بڑے جارحانہ انداز میں دوسرے ممالک سے تعلقات بنائیں رہا ہے اور بگاڑ بھی رہا ہے۔ امریکہ کی اس سنجیدگی کے کیا مقاصد ہو سکتے ہیں؟ کیا اسے کسی ممکنہ ایٹھی جنگ میں اپنی تنصیبات پر روس کے ہملوں کا خطرہ ہے؟

**ایوب بیگ مزا:** میں سمجھتا ہوں کہ ظاہری طور پر یہ جنگ روس اور یوکرائن کی ہو رہی ہے لیکن اس کی آڑ میں امریکہ چین کا راستہ روک رہا ہے کیونکہ اس کا اصل حریف چین ہے۔ امریکہ سمجھتا ہے کہ چین کی قوت کو دبائے کے لیے پہلے روس کی قوت کو دبائنا پڑے گا۔ اگر کل روس اور چین امریکہ کے خلاف اکٹھے ہو جاتے ہیں تو یہ بڑی طاقت بن جائیں گے۔ امریکہ روس کو چین کا حلیف بننے میں رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔ امریکہ سمجھتا ہے کہ روس بہت سے معاملات (خاص طور پر معیشت) میں کمزور ہے۔ وہ امریکہ کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ امریکہ کا مقابلہ اصلاً چین کرے گا۔ لہذا امریکہ کا اصل مقصد یہ ہے کہ روس کو کمزور کروتا کہ یہ مضبوط ہو کر چین کا ساتھی نہ بن سکے۔ روس اگر طاقت پکڑتا ہے تو پورے یورپ کے لیے خطرہ ہے۔

**سوال:** اگر ایسی بات ہے تو جب چین اور انڈیا کی جنگ ہو رہی تھی تو اس وقت امریکہ ایٹھیا کے پیچے نہیں کھڑا ہوا

عرب اور یوائے ای سے رابطہ کر کے کہا ہے کہ تیل کی سپلائی نہیں بڑھنی چاہیے۔ پھر اوپیک ممالک جو تیل پر وڈیوں کرنے والے ہیں ان کے لیے منافع اسی میں ہے کہ تیل کی سپلائی کم رہے اور قیمت بڑھتی رہے۔ اب امریکہ دھمکیوں پر اتر آیا ہے۔ محمد بن سلمان کو خطرہ ہے کہ جمال خاشقجی کے قتل کا معاملہ کسی وقت بھی اٹھایا جاسکتا ہے۔ یعنی انسانی حقوق کے نام پر اس کے اوپر تواریخی ہوئی ہے۔ لیکن میرا خیال یہ ہے کہ سعودی عرب اس وقت ایک سینیڈ لے رہا ہے۔ امریکہ کے پاس پاور موجود ہے کہ وہ حکومتوں کے تختے الٹ سکتا ہے۔ اس کی بہت سی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ محمد بن سلمان کے مغرب زدہ ہونے کی وجہ سے جو پالیسیاں ہیں ان کی وجہ سے عرب عوام اور اسلامی فکر رکھنے والے لوگ ان سے ناخوش ہیں۔ پھر جانشینی کے معاملے میں بھی سعودی خاندان میں بہت اختلافات ہیں۔ کچھ عرصہ قبل حالات اتنے بڑے تھے کہ سعودی حکومت کو سو آدمیوں کو گرفتار کرنا پڑا اور پھر ان کو سیاست سے دور رہنے کی شرط پر چھوڑا گیا تھا۔ بہر حال اگر امریکہ سعودی عرب میں اپنا کھیل کھیلنے کے لیے اپنی پرائیوری کا استعمال کر سکتا ہے۔ چونکہ سعودی عرب کے آس پاس ایران جیسے ممالک ہیں جن کے سعودی عرب کے ساتھ اچھے تعلقات نہیں ہیں۔ اگر وہاں انتشار پیدا ہوتا ہے تو اس کے اثرات پورے مشرق وسطیٰ میں پڑیں گے۔

**سوال:** روس یوکرائن کی جنگ کی وجہ سے دنیا کی اکانوں متأثر ہوئی ہے۔ تیل، گیس اور گندم کا بحران پیدا ہوا ہے۔ اور پاکستان بہت زیادہ متأثر ہوا ہے۔ پاکستان نے قطر سے گیس خریدنی تھی لیکن نیوٹو ممالک نے وہ گیس مہنگے داموں خرید لی ہے جس کی وجہ سے پاکستان گیس خریدنے سکے گا اور آئندہ سردیوں میں پاکستان کو گیس کی شدید قلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر یہ جنگ طویل ہوتی ہے تو اس کے پاکستان پر کیا اثرات مرتب ہوں گے اور حکومت وقت کو اس حوالے سے کیا عملی اقدامات اٹھانے چاہئیں؟

**ایوب بیگ مزا:** پاکستان کا جغرافیائی محل و قوع ایسا ہے کہ دنیا، خاص طور پر خطے میں اہمیت کا حامل ہے۔ روس کے اور یوکرائن کا معاملہ خالصتاً ایشیائی نہیں ہے لیکن اس کے باوجود پاکستان متأثر ہو رہا ہے۔ ہمارا معاملہ یہ ہے کہ ہم اپنے وقت پر کام نہیں کرتے اور امریکہ سے بھی خوفزدہ رہتے

چین کو کمزور کرنے کے لیے؟

**ایوب بیگ مزا:** چین اور انڈیا کا معاملہ سرحدی جھٹپوں سے آگے نہیں بڑھ سکا۔ پھر یہ کہ بھارت سیانا کوا ہے جو کھاتا کسی کا ہے اور بنتا کسی کا ہے۔ حالانکہ انڈیا امریکہ کا سڑیجگ پاٹری ہے لیکن اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ بھارت بڑی چالاکی سے اپنی خارجہ پالیسی بناتا ہے۔ اس نے امریکہ سے بہت قریبی تعلقات بنائے ہوئے ہیں وہ اس سے بہت کچھ ڈیمازنڈ کر رہا ہے لیکن دوسری طرف وہ امریکی ڈیمازنڈ کے مطابق یوکرائن کی مدد نہیں کر رہا۔ یعنی وہ کھل کر یوکرائن کی جمایت نہیں کر رہا اور نہ ہی روس کی جمایت کر رہا ہے۔ دوسری طرف امریکہ کی گیم دیکھیں کہ اس نے پاکستان میں موجود اپنے سفیر کو آزاد کشمیر بھیجا جو وہاں تین دن رہا اور پہلی دفعہ امریکی سفیر کی زبان سے ”آزاد جموں و کشمیر“ کا لفظ نکلا ہے۔ یعنی وہ انڈیا کو دھمکا رہا ہے کہ اگر تو نے یوکرائن کے معاملے میں میری مدد کی تو میں کشمیر کو تم سے چھین لوں گا۔ اس پر انڈیا بڑا تملکا یا کہ امریکہ نے آزاد جموں و کشمیر کیوں کہا۔ امریکہ کا اصل حریف چین ہے۔ چین کے پانچ ہزار تجارتی جہاز سمندروں میں کھڑے ہیں، وہ ایک بہت بڑا اقتصادی جن بن چکا ہے اور جو قوم اقتصادی طور پر مضبوط ہو گی وہی عسکری طور پر بھی مضبوط ہو گی۔ امریکہ محسوس کر رہا ہے کہ چین کی تجارت ساری دنیا میں ہے، اب امریکہ چاہتا ہے کہ یوکرائن کے ساحلوں پر امریکی کنٹرول ہو جائے اور تائیوان کی خلیج پر امریکی جہاز کھڑے ہو جائیں اس سے چین اور روس دونوں کی ناکہ بندی ہو جائے گی۔ اس وجہ سے امریکہ اس جنگ میں اتنا سنجیدہ ہے۔

**سوال:** امریکہ کا بے پناہ پر یش سعودی عرب پر ہے کہ وہ اپنی تیل کی سپلائی بڑھائے لیکن محمد بن سلمان اس پر راضی نہیں ہو رہے۔ کیا امریکہ محمد بن سلمان کو کوئی سبق سکھانا چاہتا ہے؟

**رضاء الحق:** اس جنگ کی وجہ سے عالمی مارکیٹ میں تیل کی سپلائی بہت کم ہو گئی اور قیمتیں بہت بڑھ گئیں۔ صدر جو بائیڈن نے کچھ عرصہ پہلے سعودی عرب کے دورے پر بھی یہ فرمائش کی تھی کہ تیل کی سپلائی بڑھائیں تاکہ قیمت نیچے آجائے۔ جبکہ دوسری طرف روس کے لیے یہ سڑیجگ اہمیت کی حامل چیز ہے چنانچہ اس نے سعودی

## ”سود: حرمت، خبائث، اشکالات“

### 10۔ بے روزگاری میں اضافہ:

بیسویں صدی کے مشہور ماہر معاشیات پروفیسر کینز (Keynes) نے علمی سطح پر یہ ثابت کیا ہے کہ سود کے خاتمے کے بغیر بے روزگاری کا خاتمہ ممکن نہیں۔ سود سرمائے کی صلاحیت کار (Productivity) کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔ سود اور اس کی وجہ سے پیش آنے والے دیگر خطرات کی پیش بندی کے لیے کم سے کم افرادی قوت کو زیادہ سے زیادہ منافع کے حصول کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جس سے بے روزگاری جنم لیتی ہے۔ بے روزگار لوگ جو روزگار میں لگائے جانے کے آرزومند ہوتے ہیں انہیں روزی نہیں مل سکتی۔ ان میں سے ہر ایک میں سرمایہ حاصل کر کے چھوٹے کار و بار کرنے کی اہمیت نہیں ہوتی یا چھوٹے کار و بار میں سود کے استھانی بوجھ کو اٹھانے کی قوت نہیں ہوتی۔ پھر چھوٹے کار و بار کے لیے سرمایہ دار بھی قرض دینے پر راضی نہیں ہوتا۔

### 11۔ اشیاء کی طلب (Demand) میں کمی:

سود کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور اشیاء کی مانگ اتنی نہیں ہوتی جتنی کہ قیمتوں کو صحیح سطح پر برقرار رکھنے سے ممکن ہوتی ہے۔ اس طرح طلب (Demand) اور رسد (Supply) کا توازن برقرار نہیں رہتا اور کساد بازاری (Market Decline) کا خطرہ ہر وقت سر پر منڈلاتا رہتا ہے۔

### 12۔ بچتوں اور سرمایہ کاری (Investment) پر منفی اثرات:

سرمایہ کاری کا انحصار بچتوں پر ہے۔ سود برآہ راست بچتوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ سود کی وجہ سے قیمتوں میں ہونے والا اضافہ لوگوں کی قوتِ خرید (Purchasing Power) کو متاثر کرتا ہے جس سے بچتوں کی شرح میں کمی واقع ہوتی ہے۔ چنانچہ پاکستان میں 1965ء میں شرح سود 5 فی صد اور بچتوں کی شرح 13 فی صد تھی۔ اس کے برعکس 1985ء میں شرح سود 16 تا 17 فی صد جبکہ بچتوں کی شرح 5 فی صد تھی۔ بچتوں میں کمی سے سرمایہ کاری پر برابر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

### 13۔ سرمائے کی کارکردگی پر برا اثر:

سود سرمائے کی کارکردگی پر منفی اثرات ڈالتا ہے۔ وہ چھوٹے کام جن میں سود کا بوجھ اٹھانے کی سخت کم ہوتی ہے وہ یا تو شروع ہی نہیں کیے جاسکتے یا شروع کرنے کے بعد نقصان اٹھا کر چھوڑنے پڑتے ہیں۔ اس منفی اثر کا ہی نتیجہ ہے کہ بہت سے قدرتی وسائل کی تعمیر (Exploration) رک جاتی ہے۔ بحوالہ ”سود: حرمت، خبائث، اشکالات“، از حافظ انجینئر نوید احمد

**آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 181 دن گزر چکے!**

### Quote on Riba

“No economic activity was more irrepressible [in the 14th century] than the investment and lending at interest of money; it was the basis for the rise of the Western capitalist economy and the building of private fortunes—and it was based on the sin of usury.” Barbara Tuchman

(American historian and Author)

ہیں۔ اس وقت افغانستان نے روس سے گندم، ڈیزیل، پٹرول خریدی ہے تو اس پر کیا قیامت ٹوٹی؟ پاکستان چھ ماہ سے کہہ رہا ہے ہم روس سے گندم اور ٹیل لے رہے ہیں لیکن ابھی تک ہمت نہیں پڑی کہ آقانا راض نہ ہو جائے۔ میں الاقوامی ذرائع کے مطابق پاکستان میں رنجیم چینج ہی اسی لیے ہوئی تھی کیونکہ پہلی حکومت کا روس کی طرف رجحان بڑھ رہا تھا اور امریکہ کی بات نہیں مان رہی تھی۔ جب تک ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر یہ نہ سوچیں گے کہ پاکستان کا مفاد کس میں ہے اس وقت تک ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ امریکہ ہو یا روس وہ جہنم میں جائیں ہمیں صرف اپنے قومی مفاد کو دیکھنا چاہیے۔ اس کے برعکس ہمارے سیاستدان قومی مفاد کی بجائے اپنے اقتدار کو اہمیت دیتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ ہم کس قوت کے بل پر بر سر اقتدارہ سکتے ہیں۔ اب سردوں میں صرف گیس کا نہیں بلکہ گندم کا بھی بحران آئے گا۔ ہم نے روس سے سستی گندم نہیں خریدی جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ سندھ نے چار ہزار روپے میں گندم فروخت کرنے کا اعلان کیا ہے جس کا مطلب ہے کہ کم از کم دوسروں پر فی کلو آٹا ملے گا۔ جہاں تک لاجم عمل کا تعلق ہے تو جب کوئی ملک یا قوم اپنے نظریے یا اپنی بنیاد سے منحرف ہو جائے وہ غیر مستحکم ہی رہے گا۔ اسے استحکام نصیب نہیں ہو سکتا۔ سو ویت یونین کی مثال موجود ہے۔ اگر وہ کیوں نہ کی بنیاد پر قائم رہتا تو اتنی جلدی نہ گرتا لیکن وہ جلد ہی اپنی اصل بنیاد سے ہٹ گیا تھا۔ ہم نے قرارداد مقاصد منظور کر کے اچھا آغاز کیا تھا لیکن اس کے بعد عملی طور پر اس سے منحرف ہو گئے۔ آئے دن اخبارات میں بیان آتے رہتے ہیں کہ قرارداد مقاصد ہمارے لیے نقصان دہ ثابت ہوئی۔ یعنی ہم اپنی نظریاتی بنیادوں پر خود کلہڑا چلاتے ہیں۔ اگر ہم نظریاتی بنیادوں پر کھڑے نہیں ہوں گے تو کیسے مضبوط ہوں گے؟ پھر ہم نے مغربی جمہوریت کو اپنالیا جس میں بہت سے نقص اور کمیاں ہیں لیکن ہم نے اس کو بھی صحیح طور پر نہیں اپنایا۔ یعنی نہ ہم نے نظریاتی شخص کو قائم رکھا اور نہ ہی طرز حکومت کو صحیح معنوں میں اپنایا تو پھر اچھے نتائج کیسے برآمد ہوں گے؟



قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ [www.tanzeem.org](http://www.tanzeem.org) پر دیکھی جا سکتی ہے۔

# گنج گنج

عامرہ احسان

amira.pk@gmail.com

بھاگ کر شادیوں، عشق عاشقی کے چکر میں بے آبرو ہوتی لڑکیوں کے اسکینڈلوں کی شرمنا کی کی گرفت میں ہے۔ یا پھر نور مقدم، سارہ انعام والے چر کے سبقتی ہے یا ملالہ یوسف زئی نما کٹھپتیلیوں کے تماشے دیکھتی ہے۔

عافیہ پر امریکی وکیل اور تجویہ نگار اسٹیون نے (جو پہلے پہل عافیہ کے خلاف بھی لکھتا رہا) عدالتی کارروائی

میں کھلی نا انصافی اور بے گناہی پر مبنی سزا دیکھ کر ترپ کر کہا: مردہ قوم کی بیٹی ہے یہ! ہماری روحوں پر مرد فنی طاری ہوئے 21 سال بیت گئے۔ نوجوان پی ایں ایں اور ٹوٹی ٹوٹی سے فارغ نہیں کہ پلٹ کر اپنی مظلوم بہن کی فکر کریں یا خبر لیں باوجود یہ کہ ڈاکٹر فوزیہ صدیقی نے اپنی بہن کے حوالے سے مذکورہ بالا حقائق کو بار بار گنو کر قوم کو جھنجھوڑنا چاہا ہے۔ اتنی مہربانی پاکستانی تو نصل جزل نے کہ جیل میں ڈاکٹر عافیہ سے ملاقات کر کے خبر دی ہے کہ عافیہ صدیقی زندہ ہے! (یعنی حکومتوں کی مشکل ابھی ختم نہیں ہوئی کے پیرائے میں!) اگرچہ رہا ہونے والی متعدد خواتین نے اسی جیل میں ہر انسانی اور جبری زیادتی بارے انشاف کیا تھا، جبکہ ڈاکٹر عافیہ قید تہائی کی بنا پر شدید عدم تحفظ کا شکار ہے۔ طویل جدائی کا غم سبقت والدہ عصمت صدیقی یوں دنیا سے رخصت ہوئیں: کا گا سب تن کھائیو اور چن چن کھائیو ماں، دونیناں مت کھائیو انہیں عافیہ ملن کی آس! اگرچہ درد کے پیرائے کی یہ کراہ تو ہو سکتی ہے مگر ایمان پر رخصت ہونے والی ماں کی لمحہ لمحہ اذیت کو اللہ تعالیٰ گل و گلزار کی مخندگ سے مٹا دے گا۔

باذن اللہ.... صبر کا میٹھا بچل پائیں گی۔ تاہم اللہ کے ہاں قوم کے فرد فرد کے پرچے میں اترایہ سوال جواب طلب ہے، کلیتاً بے بنیاد جرم کا الزام اور اس پر بے رحمانہ بے محل ظالمانہ قید تہائی کے 86 سال کی سزا۔ محترم عرفان صدیقی نے اپنے جرم بے گناہی میں گرفتاری پر نہایت بھل نظم لکھی تھی جو ان سے بلا اجازت ایک صدیقی بیٹی کے پیرائے میں ڈھال کر چیدہ چیدہ رقم کر رہی ہوں۔ (اصلًا تو پوری ہی عافیہ کے حسب حال ہے) میں اکثر سوچتی ہوں / بھول جاؤں / اس گریباں چاک / بے تو قیر سے دن کو / کہ جس دن میں بہت ہی بے سلاپارسا / گم صم کھڑی تھی / اور میرے ہاتھ میں فولاد کی ایک ہنگڑی تھی ..... مگر میں / سرنگوں چپ چاپ سی چلتی رہی ..... / کسی منصف کے مشق ہاتھ / میرے ناتوان

مشرق وسطیٰ کے دورے میں امریکی فوجیوں کو بے غرض (ایشار کرنے والے) کی جگہ خود غرض کہہ دیا۔ یعنی اب جو باہمیں کے نام کے ساتھ بے تکیاں (لاف زنی) نہیں ہو چکے ہیں۔ اکثر تقاریر میں سامعین قہقہہ بار ہوتے ہیں۔ سو ہمارے ایسی پروگرام کے عدم تحفظ کا غم کھانے والے ذرا امن عالم کے تحفظ کے لیے بادام اور خمیرہ گاؤزبان نوش فرمائیں، ان کی سبقت لسانی کے ہاتھوں امریکی ایتم بم نہ چل جائے! امریکا ان کی ان لغزشوں کے تھبیڑوں کی زد میں ہے۔ بہر طور ہمیں جو کہا قصد اعمدہ کہا یا سہوا، امریکا پاکستان تعلقات کی حیثیت اور حقیقت ہی کا درست ایکسرے ہے یہ۔ وائٹ ہاؤس بھلے پوچا پھیرنے کو بیان دیتا رہے، پرویز مشرف امریکی چوکھ پر اپنے ملک کو قربان کرتا زندہ لاش بن گیا، علاج کے لیے اپنے جگری امریکا کو پکارا، تو ویزادینے سے انکار کر دیا! وہی ہی میں رہنا پڑا۔ امریکا کی بے رحمی اور پاکستانی حکمرانوں کی بے حسی سنگدلی کی المناک تصویر ڈاکٹر عافیہ صدیقی بھی تو ہے۔ جس امریکا کے سیاسی جنگلی عالمی مفادات پر ہم نے پاکستان تباہی کے دہانے پر لاکھڑا کیا، اس بے لوث خدمت کے عوض پاکستانی بیٹی رہانہ کروائیں؟ عالمی سطح پر انصاف کے خون اور ہمارے 21 سالوں کے پے در پے حکمرانوں کی رسوا کن ذلت کی اس بڑی اور بڑی مثال کوئی نہ ہوگی۔

2003ء میں لاپتا کی گئی صدیقی خاتون اپنے 3 بچوں کے ساتھ پوری امت کے لیے امتحان بن گئی۔ پوری امت مسلمہ جس کی بیٹیاں رنگ خون نسل سے ماوراء سماجی ہوا کرتی تھیں۔ کہیں محمد بن قاسم تاریخ رقم کرتا تھا مسلم خواتین کے تحفظ کے لیے اور کہیں عورت کی پکار و مقصدا! .... پر معتصم لشکر لے کر جا پہنچتا تھا۔ اب مسلم امت کے کان پر جوں تو کیا رینگتی، خود پاکستان حیات کی سطح پر مفلوج ہو چکا ہے۔ اب قوم پاک باز لائق فائق قدس آتاب ڈاکٹر عافیہ کی جگہ یا تو آئے دن گھروں سے

پاکستان کو یہ دن بھی دیکھنا تھا، 21 سال کی بے لوث خدمات کے عوض امریکی صدر جو باہمیں نے لب کشائی فرمائی ہے۔ لوڈہ بھی کہہ رہے ہیں یہ بے نگ و نام ہے! بے رحمی سے پہلے بھی ہماری خدمات کو حقیر کرنے میں انہوں نے کسر کب اٹھائی۔ اب تو ہمیں دنیا کی خطرناک ترین قوموں میں سے ایک قرار دیتے ہوئے ہمارے جو ہری ہتھیاروں کے تحفظ کو ناکافی قرار دے دیا! روس اور چین پر کف آسودہ ہوتے ہوئے لگے ہاتھوں ایک ڈپٹ کا گھونسہ ادھر بھی دے مارا۔ ہمیں قومی ہم آہنگی، ربط باہمی سے عاری قرار دیا۔ بھارت کا تزلزل، انتہا پسندی، اندروںی طور پر اقیقوں (بشمول سکھ علیحدگی پسندی) سے مسلسل کشاکش اور مودی جیسا بے سرو پالیڈر تو خطرے کی گھنٹی بنا نظر نہ آیا، حالانکہ پاکستانی جو ہری پروگرام کو عالمی سطح پر ہمیشہ محفوظ ترین جانا گیا، مگر باہمیں یہ سب کہہ گزرے۔ اب وائٹ ہاؤس اشک شوئی کے بیانات جاری کر رہا ہے اور پاکستان 21 سالہ دولتی کی لکیر پیٹ رہا ہے، تاہم ہمیں مطعون کرنے والے صدر باہمیں کی زبان پھسلنے کی جو کار کر دگی مستقل سامنے آ رہی ہے اگر ایسی بیٹنے پر پھسل گئی تو دنیا کا کیا بنے گا؟ باہمیں اپنی نائب صدر کمیلا ہیرس کو فرست لیڈی کہہ بیٹھے، پھر ایک مرتبہ صدر موصوف نے بے دہان خود انہیں صدر ہیرس کہہ دیا، دونوں غلطیاں ہی انوکھی تھیں، ہیوی بے چاری جز بز ہو کر رہ گئی اور پھر خود اپنا صدر ہونا بھی بھلا بیٹھے! اسی پر بس نہیں یوکرینی عوام کو ایرانی عوام کہا، یہ بھی چھوٹی موٹی غلطی نہ تھی، دوست یوکرین اور میزائل بدست ایران کے مابین فرق بھول جانا؟ سب سے خوفناک غلطی تو اسرائیل میں ہوئی، وہ بھی ہولوکاست جیسے 22 ہزار دو لکھ کرنٹ کے حامل لفظ پر، بجائے ہولوکاست کی خوفناکی کہنے کے ہولوکاست کا اعزاز کہہ گزرے۔ اسی پر بس نہیں یہ وشلم کے ہولوکاست میوزیم کا نام بھی غلط کر گئے۔ دماغ میں ٹیمور سے انتقال کرنے والے اپنے بیٹے کو عراق جنگ میں فوت کر رہا یا۔

شانوں تک کیونکر نہیں پہنچے؟ اگر سب مہربانی / اپنی اپنی  
سندوں پر تمکنت سے جلوہ گرتھے / اور کسی نے آج تک  
پوچھا نہیں / تم کون ہو؟ / اور تم پہ جو گزری یہ کیوں گزری؟ /  
وہ آخر کون ہے / جس نے حدود کو توڑنے / آئین اور  
قانون کو پامال کرنے / بیٹھا لینے کی / جسارت کی  
.....

اس درد کو جیسا عرفان صدقی صاحب گزاران  
ہونے کی بنا پر محسوس کر سکتے ہیں اور کون جانے کا! خصوصاً  
جب معاملہ دیار غیر میں رلنے والی، اولاد، پیاروں سے  
یکسر جدا کر دیے جانے والی صنف نازک بیٹھ کا ہو!  
ماں کی شفقت سے محروم دو پہنچ، خالہ کے  
زیر سایہ جوان ہو گئے۔ مامتا کی پیاس سے چھٹی ان پیاسی  
روحوں کا حساب بھی دینا ہوگا۔ یہاں کا داستان ہے کہ جس  
امریکا کی چوکھت پر اتنی بے حساب قربانیاں دیں جو آج  
بدترین طوطا چشمی کا مظاہرہ کر رہا ہے، اس میں عافیہ تنہا  
نہیں، ہزاروں لاپتگان کے در بدر خاندانوں کی آہیں  
کراہیں ملک پر قہر بن کر بر سی ہیں۔ جیکب آباد ہو یا  
ڈیرہ اسماعیل خان، بے شمار جگہوں پر زمین پانی نگنے سے  
انکاری ہے۔ ناقابل رہائش، ناقابل استعمال ہے۔ زمین  
کے حق میں شاید ہمارے اعمال کے غم کا گولا پھنسنا ہے جو  
پانی بھی نگلا نہیں جا رہا!

سیالاب کے اثرات کے دیر پا ہونے کی تلوار  
سر پر لٹک رہی ہے، زراعت، لا یو اسٹاک، گوداموں میں  
پانی بھرنے سے خوارک کا ذخیرہ خراب، غذائی بحران  
متوقع۔ آنے والی امداد کی شفاف درست منصوبہ بندی ہوتا  
سچائی عزم دیانت ہمدردی کا چندہ کر کے حکومت اپوزیشن،  
نجح جرنیل، بیور و کریسی سب یک جان یک زبان ہو کر  
ملک کو حیات نو دے سکتے ہیں، پوری دنیا سے امداد چلی  
آرہی ہے مگر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ 2005ء  
زلزلے میں آنے والی امداد بلا حساب، بلا احتساب غتر بود  
ہوئی۔ اب تو بعد عنوانی عفریت بن کر ہر ادارے ہر شعبے کو  
چاٹ گئی ہے۔ بے حصی، بے دردی ملکی سیاسی گھرمس، سیاسی  
جلسوں کی فضاؤں، کرکٹ میچوں کے لامہتہا سلسلوں میں  
دیکھی جاسکتی ہے۔ اللہ کو بھلانے، عذاب کے فہم سے بھی  
لا علم، نادان اونٹوں کے رویہ جو نہیں جانتے کہ ماںک نے  
باندھا کیوں اور کھولا کیوں! ہر طرف ہاؤ ہوتا شے پچے ہیں!

اف بیانات کی یہ گونج گرج  
جس طرح ایٹھی دھماکے ہوں

## امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(6 تا 19 اکتوبر 2022ء)

جمعرات (6- اکتوبر) کو مرکزی عاملہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نماز ظہر شعبہ سمع و بصر اور شعبہ تربیت کے  
نظمین سے نائب امیر کے ہمراہ میٹنگ کیں۔ شام کو ”امیر سے ملاقات“ کے پروگرام کی ریکارڈنگ کروائی۔

جمعہ (7- اکتوبر) کو صبح 9:00 بجے شعبہ نظمت کے حوالے سے ناظم اعلیٰ اور نائب ناظم اعلیٰ سے میٹنگ کی۔  
قرآن اکیڈمی، ماذل ناؤن میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ بعد ازاں طے شدہ پروگرام کے مطابق حلقة پوٹھوہار  
کے دورہ کے لیے چکوال روانگی ہوئی۔ بذریعہ موڑوے رات 7:00 کے قریب چکوال پہنچے۔ کرنل (ر) عبدالقدیر  
صاحب کے گھر پر کچھ دیر قیام کیا۔ بعد نماز عشاء پر یہیں کلب چکوال میں ”اقامت دین اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم“  
کے موضوع پر تقریباً ایک گھنٹہ خطاب کیا۔ بعد میں مختلف مکاتب فکر کے لوگوں سے انفرادی ملاقات رہی اور وکلاء  
کے ایک وفد سے سوال و جواب بھی ہوئے۔ رات تقریباً 11:00 بجے سہیگل آباد پہنچ کر کھانے کے بعد رات وہیں  
قیام کیا۔

ہفتہ (8- اکتوبر) کی صبح بعد نماز فجر مسجد عثمانیہ میں درس قرآن دیا، جس میں شرکاء کی تعداد 80 کے لگ بھگ  
تھی۔ پھر کچھ دیر آرام اور ناشتہ کے بعد 9:30 بجے جہلم روانگی ہوئی۔ جہلم تنظیم کے دفتر میں 11:00 سے  
12:00 بجے تک رفقاء و احباب سے ملاقات کی۔ سوال و جواب کے بعد مختصر خطاب کیا۔ وہاں سے مقامی تنظیم  
جالتوں کے امیر عطا الرحمن صاحب کے گھر تقریباً 1:00 بجے پہنچے۔ وہیں پر نماز ظہر ادا کی اور کھانے کے بعد کچھ  
دیر آرام کیا۔ پھر 3:00 بجے مسجد جمی دارالاسلام پہنچے اور وہاں پر ”عظیمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم“ کے موضوع پر  
تقریباً ایک گھنٹہ خطاب کیا، جسے تقریباً 300 خواتین و حضرات نے سماعت کیا۔ وہاں سے میر پور جانا ہوا۔ وہاں پہنچ  
کر نمازِ عصر ادا کی۔ مقامی امیر اختر علی اعوان صاحب نے چائے سے تواضع کی۔ بعد نماز مغرب عوامی میر جہاں  
میں ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد بعثت“ کے موضوع پر مفصل خطاب کیا۔ بعد میں انفرادی ملاقاتوں کے دوران سوال  
و جواب بھی ہوئے۔ اس موقع پر خواتین و حضرات کی تعداد 250 کے قریب رہی۔ بعد نمازِ عشاء ملتزم رفیق تنظیم  
قربان حسین میر کے ہاں کھانے کے دوران ان کے تین دوستوں سے ملاقات کی۔ رات میر پور میں قیام کیا۔

اتوار (9 اکتوبر) بعد نمازِ فجر مقامی مسجد میں درس قرآن دیا۔ بعد میں احباب سے انفرادی ملاقاتیں کی۔ پھر گوجران  
کے لیے روانگی ہوئی اور تقریباً 30:30 بجے حلقة کے دفتر پہنچ کر کچھ دیر آرام کیا۔ ناشتہ کے بعد مسجد العابد میں رفقاء  
سے ملاقات کی۔ امیر حلقة نے پہلے حلقة اور مقامی تنظیم و منفرد اسرہ جات کا تعارف پیش کیا۔ امیر محترم نے رفقاء  
سے سوال و جواب کے بعد مختصر خطاب کیا۔ مبتدی و ملتزم رفقاء نے بیعت مسنونہ کی۔ یہ سیشن 12:30 بجے تک  
جاری رہا۔ چائے کے مختصر وقہ کے بعد حلقة کے ذمہ داران سے تعارف حاصل کیا۔ سوال و جواب بھی ہوئے۔  
بعد نمازِ ظہر انہیں ان کی ذمہ داریوں کی یاد دہانی کرائی۔ ظہرانے کے بعد کچھ دیر آرام کیا۔ بعد نمازِ عصر ایک مقامی  
شادی ہاں میں ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد بعثت“ کے موضوع پر تقریباً ایک گھنٹہ خطاب کیا، جس میں 230 کے  
لگ بھگ شرکاء موجود تھے۔ وہیں پرمغرب کی ادا یگی کے بعد کراچی واپسی کے لیے اسلام آباد ایئر پورٹ روانگی  
ہوئی۔ حلقة پوٹھوہار کے دورے میں نائب ناظم اعلیٰ شہماں پاکستان اور امیر حلقة بھی ساتھ رہے۔

کراچی میں معمول کی مصروفیات رہیں۔

نائب امیر سے تنظیمی امور کے حوالے سے مسلسل آن لائن رابطہ رہا۔

## حلقة اسلام آباد کے زیر اہتمام انسداد صودہم اور سیمینار

ڈاکٹر ضمیر اختر خان

حلقہ کی سطح پر سیمینار کا بھی انعقاد کیا گیا۔ 11 ستمبر 2022ء کو صبح 10 بجے فیصل مسجد اسلام آباد کے علامہ اقبال آڈیٹوریم میں سیمینار کا آغاز ہوا اور اور 1 نج کر 15 منٹ پر پایہ تکمیل کو پہنچا۔ سیمینار کا عنوان تھا ”سود کی لعنت سے نجات۔۔۔ مگر کیسے؟“، اسلام آباد کی معروف شخصیات کو اظہار خیال کی دعوت دی گئی تھی۔ ان میں علماء بھی تھے اور کا جزو یونیورسٹیوں کے اساتذہ بھی۔ مہمان خصوصی اسلامی نظریاتی کوسل کے شعبہ تحقیق کے ڈائریکٹر جzel ڈاکٹر انعام اللہ صاحب تھے۔ دیگر مقررین میں معروف سکالر اور ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر حبیب الرحمن عاصم، سینئر ریسرچ آفیسر اسلامی نظریاتی کوسل مفتی غلام ماجد، نوجوان عالم دین مفتی محمد طفیل انجمن، پوسٹ گریجویٹ ماذل کامل براۓ طلبہ اسلام آباد کے وائس پرنسپل ڈاکٹر ساجد خاکواني اور راقم الحروف شامل تھے۔ کمپیوٹر نگ کی ذمہ داری نائب ناظم تربیت حلقہ عامر نوید نے بھائی۔ تلاوت قرآن مجید کی سعادت سکواؤرن لیڈر (R) حافظ نصیر احمد نے حاصل کی جبکہ نعمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرنے کا اعزاز لیاقت فاروقی کو حاصل ہوا۔

مقررین نے تنظیم اسلامی کو ملک گیر انسداد صودہم چلانے پر خراج تحسین پیش کیا اور اسے وقت کا اہم ترین تقاضا قرار دیا۔ مجموعی طور پر تنظیم کی مسامی کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے تنظیم سے تبھی کا اظہار کیا۔ مقررین کو عنوان کے مختلف پہلوؤں پر بولنے کے لیے معین موضوعات دیے گئے تھے۔ ماشاء اللہ سب نے متعلقہ موضوعات پر کھل کر اظہار خیال کیا اور بعض نے ایسا تائیدی انداز اختیار کیا جس کو مبالغہ آرائی پر محمول کیا جاسکتا ہے درآں حالیکہ ہم ان میں سے کسی کے اخلاص اور نیت پر شک نہیں کر سکتے۔ مثلاً پروفیسر ڈاکٹر حبیب الرحمن نے تو اس سیمینار کو امریکہ کے نائیں الیون کے ساتھ تشبیہہ دی۔ اس فرق کے ساتھ کہ امریکی نائیں الیون کے محرکات اور مقاصد نہ اس وقت واضح تھے اور نہ آج تک ان کا تعین ہو سکا ہے۔ اس کے پیچھے کام کرنے والے ہاتھ ابھی تک نامعلوم ہیں اور اگر معلوم بھی ہیں تو Undeclared ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا کہنا تھا کہ آج جو نائیں الیون ہو رہا ہے، اس کے کرنے والے علی الاعلان کر رہے ہیں۔ اور اس میں شریک ہونے والے ایمان و اعتماد کی طاقت سے بھر پور ہیں اور سیمینار کا آغاز ہی ان قرآنی آیات کی تلاوت سے کیا ہے جو اعلان جہاد ہے اور جن کے خلاف کیا ہے وہ بھی معلوم ہیں۔ یہ جہاد ان لوگوں کے خلاف ہے جنہوں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اعلان جنگ کیا ہوا ہے۔ ایک مقرر ڈاکٹر ساجد خاکواني نے تو تنظیم اسلامی پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد کر دی۔ ان کا کہنا تھا کہ جماعت اسلامی کو سیاسی معاملات سے فرصت نہیں ہے اس لیے تنظیم اسلامی کو ہی تحریک برپا کرنے کے لیے پہلے افراد کی تربیت کا کٹھن کام کرنا ہو گا۔ دیگر مقررین میں سے مفتی غلام ماجد اور راقم نے انسداد صودہ کے ضمن میں ملکی سطح پر مختلف مراحل میں جو کام ہوا ہے اس کی تاریخ اور جس پہلو سے حکومتوں کی طرف سے اخراج ہوا، اس کو نمایاں کیا۔ مفتی طفیل انجمن نے مسئلہ صودہ کے خاتمے کے لیے نبوی منہاج کا ذکر بھی کیا اور جملہ مسائل کے مستقل اور دیر پاصل کے لیے منہج انقلاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق غلبہ و اقامت دین کی جدوجہد پر زور دیا۔ محترم ڈاکٹر انعام اللہ نے اپنے صدارتی خطے میں بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ کی دینی جدوجہد کو خراج تحسین پیش کیا اور اسلامی نظریاتی کوسل کے اب تک انسداد صودہ کے حوالے سے کام کے چیدہ چیدہ پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر صاحب کی اختتامی دعا پر سیمینار کی تکمیل ہوئی۔

تنظیم اسلامی کی انقلابی جدوجہد کا ایک اہم جز ”آگہی مکرات“ کے حوالے سے وقتاً فوقتاً مہماں کا اہتمام کرنا بھی ہے۔ اس سلسلے میں حلقة جات مقامی تنظیم کے ذریعے کسی منکر کے بارے میں عوام و خواص کو آگاہ کرنے کے لیے مہم چلاتے رہتے ہیں۔ وفاقی شرعی عدالت کے صودے کے خلاف حالیہ فیصلے کے حوالے سے سٹیٹ بینک اور پچھہ دوسرے بنکوں کی طرف سے پریم کورٹ میں اپیل ڈائر کرنے کی خبر جیسے ہی سامنے آئی تو تنظیم اسلامی کے دیگر حلقوں کی طرح حلقة اسلام آباد نے ماہ جون میں اس کے خلاف ایک بھرپور مہم کا اہتمام کیا۔ اس کے اختتام پر ایک بڑا مظاہرہ بھی کیا گیا جس میں حلقة شامی پنجاب کو بھی مدعو کیا تھا۔ مظاہرے سے پہلے نیشنل پریس کلب اسلام آباد میں ایک پریس کا نفرس کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی صحافی بھی شریک ہوئے۔ ادھر مرکز تنظیم اسلامی نے 19 اگست تا 11 ستمبر 2022ء ملک گیر مہم کا اعلان کیا اور حلقة جات کو ہدایات جاری کیں کہ وہ عوام و خواص کو آگاہ کرنے کے ساتھ حکومت وقت کو متوجہ کرنے اور جن بنکوں نے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کو پریم کورٹ میں چیلنج کرنے کی جسارت کی ہے ان کو خبردار کرنے کے لیے زوردار مہم چلانیں اور صودہ کی خباشت کو واضح کرنے کے علاوہ اس کے دنیوی و آخری نقصانات کو شدومد سے پیش کریں۔ حلقة اسلام آباد کی تمام بارہ تناظریں نے مرکزی ہدایات کے مطابق پہلے عوامی مواد تیار کیا جس میں بیزز، پلے کارڈز، پول ہینگرز، کار/رکشا فلیکسز، بروشرز اور ہینڈز بلزر مطلوبہ تعداد میں چھپوائے۔ بیزز، پول ہینگرز جگہ آویزاں کیے گئے۔ فلیکسز گاڑیوں پر لگائے گئے اور مظاہرے کے دوران پلے کارڈز/ٹی بورڈز کے استعمال کے ساتھ ساتھ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا جس میں مکتبہ انجمن خدام القرآن لاہور کی مطبوعہ کتاب ”انسداد صودہ کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال“ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اس کے علاوہ امیر محترم شجاع الدین شیخ العلیہ کی طرف سے علمائے کرام، دانشوروں اور با اثر لوگوں کے نام لکھے گئے خطوط بھی پہنچائے گئے۔

تین ہفتوں کے دوران تقریباً روزانہ مقامی تنظیم نے کہیں ریلیوں کا اہتمام کیا، کہیں عوامی کیمپس لگائے اور کہیں بازاروں / مارکیٹوں میں گھوم پھر کر لٹریچر تقسیم کیا اور عوام کو بات چیت کے ذریعے صودہ کی حرمت اور شناخت سے آگاہ کیا۔ بعض نے گاڑیوں پر لاڈ پیکر نصب کر کے صودہ کے بارے میں قرآنی آیات اور احادیث نبویہ بھی سنائیں۔ علاوہ ازیں کچھ مقامی تنظیم نے عوامی خطابات کا بھی انعقاد کیا۔ ہری پور تنظیم نے ایک سیمینار بھی منعقد کیا جس میں تنظیم کے مدرسین کے علاوہ ماہرین میں معيشت کو بھی مدعو کیا تھا جنہوں نے صودے سے پاک معيشت کے خدو خال واضح کیے۔

حلقة کی سطح پر ایک مظاہرہ کیا گیا جس میں اسلام آباد سیکٹر ز کی تمام تنظیم کے علاوہ کورنگ ٹاؤن، ماذل ٹاؤن ہمک، غوری ٹاؤن، چک شہزاد اور بہارہ کہوکی تنظیم شامل ہوئیں۔ اس دفعہ مظاہرہ بلیو ایریا اسلام آباد سے شروع کیا گیا اور نیشنل پریس کلب اسلام آباد پہنچ کر اختتام پذیر ہوا۔ مظاہرہ کی نظمت کی ذمہ داری مقامی تنظیم اسلام آباد شامی کے امیر اعجاز حسین نے انجام دی۔

## حلقة خبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام سہ ماہی اجتماع

حلقة خبر پختونخوا جنوبی نے 11 ستمبر 2022ء کو سہ ماہی اجتماع کا انعقاد کیا۔ یہ اجتماع صبح 8 بجے مرکز حلقة میں شروع ہوا اور بعد از نمازِ ظہر، ظہرانے پر اختتام پذیر ہوا۔ سہ ماہی تربیتی اجتماع کا مقصد رفقاء میں احساس، جوابدہ اور عملی سرگرمیوں میں متحک رہنے کا رجحان پیدا کرنا تھا۔

اس اجتماع میں 57 ملتزم اور 77 مبتدی رفقاء کے علاوہ 132 احباب نے شرکت کی۔ اس طرح شرکاء کی کل تعداد 166 رہی۔

اس اجتماع میں شیخ سکریٹری کے فرائض معتمد مقامی تنظیم نو شہرہ محترم قاضی فیصل ظہیر نے ادا کیے۔

حمد و نعمت اور تمہیدی کلمات کے بعد مقامی تنظیم نو شہرہ کے ملتزم رفیق محترم ارشد علی نے درس قرآن دیا۔ موصوف نے سورۃ قیامہ کی تلاوت، ترجمہ و مختصر تشریع بیان کی۔ انہوں نے عقیدہ آخرت کے حوالے سے رفقاء کو تذکیر کرائی۔

درس قرآن کے بعد ناظم تربیت مقامی تنظیم پشاور غربی محترم ڈاکٹر نعماں اعظم نے درس حدیث دیا۔ انہوں نے حلال و حرام اور اصلاح قلب کے موضوع پر درس دیا۔

اس کے بعد محترم قاضی فیصل ظہیر نے ”حیات دنیوی“ کے ناگزیر مراحل اور حیات دنیوی اور حیات اخروی کا مقابل،“ کے موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں ملٹی میڈیا (سینماز) کی مدد سے سامعین کو سمجھایا۔ انہوں نے رفقاء کو آخرت کو مستحضر رکھتے ہوئے اپنے حالات کے قطع نظر دینی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں متحک رہنے کی تلقین فرمائی۔

اس کے بعد امیر مقامی تنظیم مردان محترم ڈاکٹر حافظ محمد مقصود نے ”دعوت اور موجودہ حالات“ خطاب کیا، انہوں نے مولانا رومی اور علامہ اقبال“ کے اشعار پڑھ کر سامعین کے دلوں کو گرمایا۔ جسے شرکاء نے بہت پسند کیا اور سراہا۔

اس کے بعد مقامی تنظیم مردان کے ناظم مالیات محترم محمد عادل خٹک نے ”اسلام کا معاشی نظام“ کے موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں نے انسداد سود کے تناظر میں موضوع پر رفقاء و احباب کے سامنے ایک جامع انداز میں درس دیا۔ انہوں نے موجودہ راجح معاشی نظاموں کا براہ راست مقابل کرتے ہوئے اسلام کے معاشی نظام کے ثمرات سے شرکاء کو آگاہ کیا۔

چائے کے وقفے کے بعد حلقة کے ناظم تربیت محترم فضل باسط نے ”فریضہ اقامت دین اور ہماری ذمہ داریاں“ کے موضوع پر خطاب کیا۔

اس کے بعد ناظم دعوت حلقة محترم عبد الناصر صافی ”اطاعت امر بمقابلہ تنازع فی الامر“ کے موضوع پر گفتگو کی۔ انہوں نے اقامت دین کی جدوجہد کرنے والی جماعت کے اندر اطاعت امر بمقابلہ تنازع فی الامر سے متعلق عملی رہنمائی رفقاء کے سامنے رکھی۔

اجماع کے آخری مقرر نقيب اسرہ مقامی تنظیم نو شہرہ محترم حبیب الرحمن نے ”نظم جماعت کی پابندی، رخصت اور معدرات کا معاملہ“ کے موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں نے رفقاء کو بیعت کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کی ترغیب و تشویق دلائی۔ انہوں نے کہا کہ اقامت دین کی جدوجہد ہمارا بینا دی فریضہ ہے۔

آخر میں امیر حلقة نے اختتامی خطاب فرمایا۔ انہوں نے تمام مدرسین کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے شرکاء کا بھی شکریہ ادا کیا۔ خصوصاً ان رفقاء کا جنہوں نے اس اجتماع میں شرکت کے لیے دور راز کا سفر اختیار کیا اور انہوں نے پوری توجہ سے تمام دروس سننے اور اپنے قیمتی اوقات میں سے وقت نکالا۔ رب کائنات ان کا جانی اور مالی اتفاق اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور اسے تو شہر آخرت بنائے۔ اس سہ ماہی اجتماع میں نئے شاہ ہونے والے رفقاء میں ضلع کرک کے دو علمائے کرام نے شرکت کی۔

نمازِ ظہر اور ظہرانے کے بعد دفتر مرکز حلقة میں سہ ماہی مجلس مشاورت کا انعقاد کیا گیا جس میں امراء مقامی تنظیم، نقابة منفرد اسرہ جات اور معاونین حلقة نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطا فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔  
(مرتب کردہ: سعید اللہ شاہ، معتمد حلقة خبر پختونخوا جنوبی)

## تنظیم اسلامی فیصل آباد شمالی کے زیر اہتمام ہم دین پروگرام

حلقة فیصل آباد شمالی کے زیر اہتمام ہم دین پروگرام 21 ستمبر 2022ء بعد از نمازِمغرب بمقام دی ایجوکیڈ سکول سٹم سینہ ٹاؤن، فیصل آباد میں منعقد ہوا۔ پروگرام میں پہلا یکھر ”دین کا ہمہ گیر تصور“ کے موضوع پر نقيب اسرہ تنظیم شمالی اسجل خان غوری نے دیا۔ تنظیم شمالی کے ناظم تربیت راقم نے ”دینی فرائض کا جامع تصور“ کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد ازاں حلقة کے ناظم نشوشا ن اشتافت محترم انجینئر رشید عمر نے ”منہج انقلاب نبوی“ کے موضوع پر خطاب کیا۔ ناظم توسعی دعوت حلقة محمد فاروق نذیر نے ”التزام جماعت اور بیعت کی اہمیت“ کے موضوع پر بیان کیا۔

اس پروگرام میں تمام اسرہ جات کے زیر دعوت احباب اور فہم القرآن کورس کے شوؤذ نہ بھی شامل تھے۔ پروگرام میں احباب کی تعداد تیس کے قریب تھی، پروگرام کے اختتام پر تمام احباب کو کھانا کھلایا جس میں تین لوگوں نے تنظیم میں شامل ہونے کا ارادہ ظاہر کیا۔  
(رپورٹ: حافظ محمد کاشف)

## حلقة بہاول نگر کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع

حلقة بہاول نگر کا سہ ماہی تربیتی اجتماع 25 ستمبر 2022ء کو مرکز تنظیم اسلامی فورٹ عباس، رحمن ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز 45:8 پر حافظ محمد فرش خ ضیاء (ناظم تربیت) کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ مقامی امیر چشتیاں محترم امین نوشانی نے ”نظم کی پابندی اور رخصت و معدرات کے معاملہ“ کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد ازاں ہارون آباد غربی کے رفیق عبد القدیم نے ”اقبال کا فلسفہ انقلاب“ کے عنوان کے تحت علامہ اقبال کے کلام کی تشریع پیش کی۔

اس کے بعد ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی کتاب ”سابقہ اور موجودہ مسلمان امتوں کا ماضی، حال و مستقبل“ کا رفقاء کے گروپ بنا کر اجتماعی مطالعہ کروا یا گیا۔ اجتماع کے آخر میں امیر حلقة سجاد سرور نے ملٹی میڈیا کی مدد سے مذاکرہ کروا یا۔ ناظم حلقة کی اختتامی گفتگو اور دعا کے ساتھ یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ حاضری 58 ملتزم رفقاء، 87 مبتدی رفقاء اور 21 احباب نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اقامت دین کے لیے ہماری اس سعی و جہد کو قبول فرمائے۔ آمین! (رپورٹ: معتمد حلقة، بہاول نگر)

”قرآن مرکز کی نال ویوگارڈن ہوتہ رہا عارف والا (حلقہ ساہیوال ڈویژن)“ میں  
12 نومبر 2022ء (بروز اتوار نمازِ عصر تا بر بروز ہفتہ نمازِ ظہر)

## مہتممی اشراطی کورس

کا انعقاد ہوا ہے۔

زیادہ سے زیادہ رفقاء پروگرام میں شریک ہوں۔

لور

13 نومبر 2022ء (بروز جمعۃ المبارک نمازِ عصر تا بر بروز اتوار نمازِ ظہر)

## امراء، نقیباء و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہوا ہے۔

نوت: درج ذیل موضوع پر بات ہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ  
دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ اسلام کا انقلابی منشور (سیاسی سطح پر)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

### موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لا کیں

برائے رابطہ: 0300-4120723 / 0300-0971784

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375 (042)

## إِنَّ اللَّهَ لَا يُغْنِي بِعَنْ حُكْمِهِ مَنْ يَعْمَلُ

☆ حلقة پنجاب شمالی، راولپنڈی کینٹ کے رفیق عبدالقیوم وفات پا گئے۔

برائے تعزیت (بیٹا): 0300-8523202

☆ حلقة کراچی شمالی، سرجانی ٹاؤن کے رفیق سرفراز احمد کی والدہ وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت: 0323-3429504

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔  
قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمَا وَأَرْحَمْهُمَا وَأَدْخِلْهُمَا فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمَا حِسَابًا يَسِيرًا

حلقہ خیر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام  
”ٹرانس جینڈر ایکٹ“ کے خلاف مظاہرہ

حلقہ خیر پختونخوا جنوبی نے 23 ستمبر 2022ء کو صبح  
10 بجے ”ٹرانس جینڈر ایکٹ“ کے خلاف پشاور پریس کلب  
کے سامنے ایک احتجاجی مظاہرہ کا اہتمام کیا۔

مظاہرے میں تقریباً 75 رفقاء و احباب نے شرکت  
کی۔ مظاہرے کے شرکاء مرکز کے دونوں اطراف اور مرکز  
کے درمیان بنائے گئے پارٹیشن پر کھڑے تھے۔ رفقاء نے  
ہاتوں میں ٹی بورڈز اٹھا رکھے تھے۔ اس مظاہرے کے لیے  
ساوئے سیم کا بھی بندوبست کیا گیا تھا۔ اس دوران مقامی تنظیم  
پشاور شہر کے ناظم دعوت محترم وارث خان نے شرکاء سے  
پر جوش خطاب فرمایا۔

اس ضمن میں میدیا کے ارکان نے ہمارے ساتھ  
بھرپور تعاون کیا اور مظاہرے کی کوئی تحریک کی۔ میدیا والوں نے  
امیر حلقة محترم محمد شمسیم خٹک کا انٹرو یوریکارڈ کرایا۔ امیر حلقة نے  
اپنے انٹرو یو میں فرمایا کہ ”ٹرانس جینڈر ایکٹ“ مسلمانوں کے  
معاشرتی نظام اور سماجی اقدار پر حملہ کے متعدد ہے۔ ٹرانس  
جینڈر بل مسلمانوں کو بے حیائی کی طرف دھکلائے کے متعدد  
ہے۔ پاکستان میں اسلامی قوانین نافذ کرنے کے بجائے  
بے حیائی کے قوانین کا اجراء افسوسناک ہے۔ ہماری تہذیب  
ہم جس پرستی پر نہیں بلکہ شرم و حیاء پر مبنی ہے۔ ٹرانس جینڈر بل  
اسلام کے خاندانی نظام کی تباہی کا پیش نہیم ہے۔ انہوں نے  
حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ خواجہ سراوں کے حقوق کے  
آڑ میں مسلمان معاشرے پر مغربی تہذیب مسلط نہ کی جائے۔  
خواجہ سراوں کا فطری طور پر تعین ہو چکا ہے اور اسے تسلیم کیا جا  
سکتا ہے لیکن Self Perception کے طور پر کسی مرد کو یا  
کسی عورت کو ٹرانس جینڈر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ امیر حلقة نے کہا  
کہ قوم لوٹ اس غیر فطری برائی میں ملوث تھی اور وقت کے نبی  
نے انہیں عذابِ الہی سے ڈرایا۔ ان کے باز نہ آنے پر  
اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب مسلط کیا اور ان پر پتھروں کی بارش  
کی اور زمینِ الثادی۔ جس سے پوری قوم لوٹ تباہ ہو گئی۔

امیر مقامی تنظیم مردان محترم ڈاکٹر حافظ محمد مقصود کی  
اجتماعی دعا پر مظاہرہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو  
ہدایت پر استقامت عطا فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔  
(رپورٹ: امیر حلقة خیر پختونخوا جنوبی)

# Imperial Disgrace: The Knighthood of “Sir” Tony Blair

Once upon a time, there was a man named Tony Blair. Now, you have “Sir” Tony Blair.

Why? Because the recently deceased Queen of England decided as much at the end of 2021.

Back at the time, The Guardian had reported: So, Anthony Charles Lynton “call me Tony” Blair must now be called Sir Tony. In addition to being “Right Honourable” he is to be the Queen’s Companion, chivalrous and knightly. He is to wear a royal garter, the highest honour the monarch can bestow, and it is her personal decision. Gasps all round.

Many Muslims may perhaps have expected a postmortem about his role in the disastrous and illegal 2003 Iraq War and how granting him a “knighthood” and bestowing upon him the title of “Sir” was very contemptuous, if not outright insulting.

Though for Blair himself, the greatest “insult” for him was probably when his journalist sister-in-law, Lauren Booth, embraced Islam.

But, as is often the case, there are far deeper questions behind this relatively old news. And it’s not limited to Blair alone, nor are Blair’s dubious actions limited to this war either.

This is actually another opportunity to demonstrate the extent of liberal hypocrisy.

Blair is not the only war criminal to have benefited from this sort of whitewashing and promotion to sainthood. Take for example the case of Winston Churchill, the “war hero,” two-time PM, author (1953 Nobel Prize in literature) and painter (ironically “his most important work” was a Moroccan mosque). He criticized Islam and Muslims through his modernist, liberal and secular lenses.

He also played a pro-active role in the 1943

Bengal famine in India, which killed up to three million individuals.

And not only is Churchill also considered a “Sir,” but in a 2002 BBC poll he was actually voted as being the greatest Briton in history. If a man such as Churchill can be celebrated as being the greatest British figure in history, who on earth is “Sir” Tony Blair? In comparison to Churchill, Blair doesn’t even come close, even with all of his heinous crimes. Churchill doesn’t benefit nearly as much from White privilege as he does from liberal privilege.

Liberalism is a religion that Churchill was particularly poetic about, as quite pathetically showcased in his 1909 speech, Liberalism and the Social Problem:

“Liberalism will not be killed. Liberalism is a quickening spirit—it is immortal. It will live on through all the days, be they good days or be they evil days. No! I believe it will even burn stronger and brighter and more helpful in evil days than in good—just like your harbour-lights, which shine out across the sea, and which on a calm night gleam with soft fulgence, but through the storm flash a message of life to those who toil on the rough waters.”

The current neocolonial model is ultimately doomed; this much is obvious. But its real masters will cling to it to the very end. They simply have nothing to offer the world except to maintain the same system of plundering and racketeering, of devastating wars and crippling genocides.

**Courtesy:** Ahmad Habib Khan  
(<https://globalmonitor.com/>)

Weekly

**Nida-e-Khilafat**

Lahore

# MULTICAL-1000

**Calcium Lactate Gluconate**



*Energize the Summer  
with Calcium advantage  
Takes away Malaise,  
Fatigue & Heat Exhaustion*

## MULTICAL -1000

micronutrients (Vitamins + Minerals) Add Value to the Patients  
Complaining Fatigue, tiredness and Low energy Level



**NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD**  
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan  
Email: Info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762

your  
**Health**  
our **Devotion**